236

Barq-i-lāmi'.

(versif. controversial tract, in Hindustani).

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد ا[illegible]دای سچے و قیوم | پس از نعت رسول پاک و معصو[م]

زبانی خانہ ہوتی ہے کہربا | رقم کرتا ہون مدح آل اطہ[ار]

نبی کا جانشین شیر خدا ہے | ثنا مین جسکی نازل ہل اتی ہے

موافق اور مخالف سب ہین اگاہ | ہی اوسکی ثنا مین من کنت مو[لاہ]

عیان ہی [illegible] خورشید درخشان | بنیان ابتہال اہل نجران

کہا حقنے اوسی نفس پیمبر | نبی ہی شہر علم اور در حیدر

مین اوسکی نام پر دل سی فدا ہون ۔ غلام خاندان مصطفی ہون

جناب فاطمہ خیر النسا ہے ۔ فضایل مین بسان مرتضی ہے

کہون کیا رتبہ شبر و شبیر ۔ یہہ دو درج نبوت کی ہین گوہر

یہہ دو نور راکب دوش نبی ہین ۔ یہہ دو نور زیب آغوش نبی ہین

رہی ہین اور باقی نو جو معصوم ۔ فضایل اونکی ہین عالم کو معلوم

صحاح ستہ مین قول نبی ہے ۔ مقر اس بات کا ہر ناصبی ہے

کہ فرمایا رسول مجتبی نے ۔ حبیب خالق ارض و سمانی

میری نایب ہین میری بعد بارہ ۔ کرین کی دین حق سی سبکو آگہہ

سبب اس نظم کا ہوتا ہی مرقوم

بیان کرتا ہون ایک نادر حکایت ۔ سنی یک ملعون سنی کے شکایت

کہین ہین او سنی نامور کچھہ بات ۔ غلط باندہین حدیثین اور آیات

بنام شیعیان آل طاہا — ہزاروں گالیان کی اونسی انشا

ہزاروں ہین جہا مین اہل سنت — کوئی کرتا نہین ایسی شقاوت

سنا یہہ جسنی بہجی لعن اوسپر — کہلی سبکے زبان طعن اوسپر

جو اوسکی بیت سی مطلب کہلا ہے — مگس اوسپر ہجوم اشقیا ہے

مطیع اوسکی مگر کتنی ہی خر ہین — کہ ہی وہ گندہ بزوہ گندہ خور ہین

لکہا ہی یوں ح[illegible]ہ بی دیانت — سمجہتی ہین کہ ہی اوسکو کرامت

نظر کی مین لی جو اوس مثنوی پر — ہزاروں لعن بہجی اوس شقی پر

نتہا کچہہ دہیان مجکو اوسکی رد کا — خموشی تہا جواب اوس بد سخن کا

مگر دلسنی کہا لکہہ اوسپر کچہہ رد — کہ احمق کوئی ہو جاوی نہ مرتد

ہے یہان سنی مذموم

سن اے سنی میرا مولا علی ہے — تیرا مرشد عمر کو بی لکہی ہے

علی

علی کا فضل نئیں سب ہیں نہ باد | تیرا مرشد تو ہی افلج کی باد
ہی تیرا ابن بوسفیان جو ہادی | سینا مینے ماتھی اِسکی بالزادی
مزخرف پوچ بکبک کر تو ای خر | خرابی لایا کیون منے آپ سکون پر
نہ تنہا تجتی خیال خبیث مجکو | ہی تجتی بحث کرنی ننگ مجکو
تو گوسالہ ہی اور مغز بیان مین | تو بوم اور طوطی ہندوستان مین
تو ہی خار بیابان وقاحت | مین ہون گلستان و فصل جنت
مین شیر نر ہون اور تو لومڑ ہے | مین ہون شہباز تو اک کلچڑ ہے
گدا تو ہی مین سلطان سخن ہون | تو ہو مور و مین سلیمان سخن ہون
اگر فرعون تو ای بی حیا ہے | مین ہون موسی میرا خامہ عصا ہے
طریق شاعری کا ہون مین یکتا | معانی کی خزاین کا ہون مالک
سخن ہی صاف مثل آب کوثر | زبان ہی پاک مثل گنج شکر

نہ تھا اُو گفتگو کرنی کی قابل — نہ ہوتا مین کبھی تجسی مقابل

مگر یہہ دل مین میری یہی آیا — لڑی تھی اتن بوسفیانسی مولا

خدا ہی معتبر مین سہی اور پیمبر ص — علی و فاطمہ شبیر و شبر

رقم ہوتا ہی پہلی قول ناری — پہر اوسکی بعد ہوی گفتش کاری

یہہ قول سنی ناری ہے

کہو مین شکر پہلی اس خدا کا — کہ جو خالق ہی سب ارض و سما کا

کئی جن و بشر سب اوپنی پیدا — نبی مرسل کئی اونپر ہویدا

کہ تا پاوین ہدایت ہوون کافر — عبادت مین رہین حقکی وہ حاضر

جواب شیعیان نیک خصی ہے

یہہ کیا کہتا ہی تو ای دشمن عقل — تامل سی عقاید اپنی کر نقل

اگر تو اشعری یا سنی ای احمق — تو ہی یہہ بات کہنی تجکو ناحق

طریقہ مین تیرے ای دشمن آب روا ہی حمد کرنی اسطرح کتب

کہ فعل حق معلل ہون باغراض تجھی لازم ہی ان بات تونسی اعراض

ہدایت کو اگر بہجی ہین مرسل تو فعل حق غرض سے ہی معلل

کہا بونسی تیرے ہوتا ہی لاہج کہ جائز ہی کری حق کر قبائح

کیا تیرے اماموں نے یہہ تحقیق روا ہی کر کری کاذب کی تصدیق

معاذ اللہ جب جائز ہو یہہ بات نبوت کا بہت مشکل ہی اثبات

اگر گمراہ صوفی ہی تو ای خر تو ہی اس راہ سی بہی تو غلط پر

تیری مرشد جو ہین اس فن نامی سے عقیدہ ونکا یہہ ہوتا ظاہر

کہ جو موجود ہی بیشک خدا ہے خدا ہی یہہ جو ظاہر ہو رہا ہے

کہا منصور مردک نے انا الحق ولی اوسکو سمجھتا ہی تو احمق

ہی قول بایزید ای غول گمراہ نہین جبہ مین میری غیر اللہ

یہی کہتی ہین سب صوفی ہمہ اوست   وہی دشمن ہی بیشک اور وہی دوست

وہی ہی دیر و ناقوس و برہمن   وہی ہی عندلیب و خار و گلشن

وہی ہی گاو میش و خرس و خنزیر   وہی ہی مار و مور و روبہ و شیر

وہی ہی آدم و حوا و شیطان   وہی ہی موسی و فرعون و ہامان

ذرا انصاف کر ای احمق آخر   کہ مومن کون ہی اور کون کافر

اگر ہر چیز عالم او ہی سب ہی   تو کیا حاصل ہوا بعث نبی سی

یہہ قول سنی بی ابرو سی

پہر اوسکی بعد نعت مصطفی ہی   کہ وہ خیر البشر سب سی بڑا ہی

وہی خیر البشر اور اوسکی امت   روا خیر الامم پر نہین ہی تہمت

جواب شیعیان نیک خو ہی

نہین خیر الامم سب ہی [illegible]کار   کری جو حکم پیغمبر کا انکار

لجز ہی جو کہی احمد کو نشناس ۔ کری خیر البشر سی منع قرطاس

نہ لکہنی دی وصیت نامہ اوسکو ۔ نہ دینی دی دوات و خامہ اوسکو

کری بہتان یان جو نبی پر ۔ کرون لعنت نہ کیونکر اوس شقی پر

حدیث انکم اشبہ کو کر یاد ۔ ہوا ہی احمد مرسل سی ارشاد

تم اشبہ قوم اسرائیل سی ہو ۔ کہون خیر الامم کیونکر ہین تمکو

صحاح و ستہ مین آسی ہی مروے ۔ کہ فرمایا علی کو انت منی

تو نایب ہی میرا ای درکنون ۔ وصی موسی کا تہا جسطرح ہارون

محبت جو کی رکہتی ہین علی سے ۔ وہ ہین خیر الامم حکم نبی سے

جو اوسکی دشمن جانی ہین گروہ ۔ وہ سب موسی کی امت سی ہین اشبہ

نبی و مرتضی مین دیکہہ ای دون ۔ ہی ثابت نسبت موسی و ہارون

یہہ کیا تقریر ہی ای باحماقت ۔ روا خیر الامم نہین ہی یہ تہمت

نہ تہا گر نظم کی فن سی تو آگاہ
کہی کیون مثنوی اَی غوی گمراہ

زبان ہندسی کر تہا نہ ماہر
کیا کیون حمق اپنا تونی ظاہر

یہہ قول سنی بی ابرفی ہے

خصوصاً ہین جو اوسکی آل و اصحاب
کہ اونکا فضل ہی روشن تر از حساب

اونہین کی شان مین حق نی کہا ہے
لیذہب عنکم الرجس ہم سنا ہے

جواب شیعیان نیک جو ہے

کیا یہہ اَی شقی تونی غضب کیا
غلط باندہا کلام اللہ کا ایا

کہ بعد از لام یہان اِن مقدر ہے
مضارع چاہی منصوب ازحزم

ارے ملعون یہہ کیا کافری ہے
کہ جائی نصب ہووی جزم ہے

یہہ کہم سی نہایت بی محل ہے
کہ اس سی ربط مصرع مین خلل ہے

یہ آیت النکی ضمن سی نازل
کیا اصحاب کو کیون تونی شامل

نہیں تفسیر سنی مین بہی بہتات | تو کس توجیہہ سی کرتا ہی اثبات
ارے جہوٹو تو نکی جہوٹی جلد سلا | کرونگا مین تجہی پابی ستی سلا
منگا کر دیکہہ تو تفسیر کشاف | کہ ظاہر ہو غلط کہتا ہی تو صاف
منگا مردک تو تفسیر سیوطی | لگی جہوٹی کی مہنہ پر مہر سی جوتی
پکڑ مرغی زرا قاضی کا بیضا | بہت کہہ کہانہ ہوجائیگا
کبیر فخر رازی ہاتہہ مین لے | اگر جی چاہی بی دو ریکہہ دے
تو ہی قرآن کا منکر ای فلانی | غلط کرتا ہی الفاظ و معانی
کہان آل نبی کی عزت و شان | کہان یہہ جبت اور طاغوت شیطان
نہیں ہے جنکو ہی کچہہ عقل و ادراک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یہہ قول سنی بی ابرو سے ہے

تمامی کیا مہاجر او انصار | وہ اس خیر البشر کی دوستی تہی یار

خدا کی راہ میں حکم نبی سیتی
فدا کرتی تھی مال و جان جیسی

جواب شیعیان نیک خوئی

غلط کہتا ہی تو سب حکم میں تھی
بڑا جھوٹا ہی سب کب حکم میں تھی

پیغمبر کی ثلاثہ ہوتی گر یار
نہ کرتی حکم پیغمبر سی انکار

صحیحین حمیدی سی ہی نقل
کہ سنکر جسکو گم ہووی ہی عقل

کہا بو ہریرہ سی نبی نی
کہ تو لوگونکو یہہ جاکر سنادی

کہ جو کلمہ کا یہاں ہویگا قایل
وہ بی پرسش جنتمیں ہو کا داخل

سنی جب بو ہریرہ نی یہہ گفتار
لگا لوگونمیں کرنی اسکی اظہار

عمر نی جب سنی وسکی یہہ تقریر
تو دوڑا خوک صحرا ہی سا پھیر

جڑی ایک ھول ور کرد نگو ہو نشتاہ
لگا یا تان کر چھاتی میں گھونسا

گرا وہ اپنی چھاتی کو پکڑ کر
لگا کہنی عمر ایک لات جڑ کر

نہ کیجیو پہر کبہی لوگونکو اکاتا ۔ کہ ہو جاوینگے یہہ سن سنگی گرا

ذرا انصاف کراہی مرد دانا ۔ عمر دانا تہا احمد سی زیادہ

نبی چاہی کہ یہہ مضمون بیان ہو ۔ عمر چاہی کہ حرف حق نہان ہو

خلاف مصلحت رای نبی ہے ۔ اتالیق نبی کے لمنا ہی ہو

بیان حکم کا مانع جو ہووی ۔ وہ اوسکی حکم پر کیا جان کہووی

ثلاثہ کس لڑائی مین نہ بہاگے ۔ بہگوڑونکی سے آرسی نہی آگے

صحاح ستہ کے لکہتی ہین راوی ۔ لکہا ہی روضۃ الاحباب مین بہی

احد مین چہوڑ کر بہاگی نبی کو ۔ کیا بیکس نبی کو اور علی کو

کرنا ان بہتی یہہ تینو روز خیبر ۔ عیان ہی حال خندق کا بہی ست کر

کہون کسطرح احمد کا انہین یار ۔ جو پہرین منہہ لڑائی مین یہہ بار

کیا روز حنین ان سبنے جو کام ۔ جہان مین جانتی ہین خاص اور عام

رہی بخشش سی بشارت دین دار | منافق جتنی تھی سب ہا کی بکیار
بنی ہاشم سی تھی سب اصحاب تون جو | ہوی قوم ہوازل پر ظفر یاب
یہی ہی ای شقی داب محبت | بنی پر جب پڑیا وقت مصیبت
نہ یا کر جان سیتی دیدے گھر کی راہ | تہو بی حاضر لگی ٹٹنی جو تنخواہ
کہان تھے مال پر وہ مختار | جو کرتی راہ مین خالق کی ایثار
مین واللہ اس عقیدہ مین ہون صادق | منافق تھی منافق تھی منافق

یہہ قول سنی بی آبرو سے

پیغمبر نی جو کچہہ حکم خدا سی | کہا مانا اوسی سنی صحابی

جواب شیعیان نیک خو سے

غلط کرتا ہی ای ملعون گفتار | نہ تھی حکم پیمبر مین وہ زنہار
غزا سی بہاگتی تھی جب مدینہ مین | پکارا کرتی تھی ختم النبیین

یہہ ہوتا تھا او نہین خوف زد و گشت
نہ پہر کر دیکہتی تہی جانب پشت

بنی بی جو کہا حکم خدا سی
نہ مانا پیچیا و نی رضا سی

یہہ قول سنی بی ابرو ہے

کہا حق نی رضی اللہ عنکم
رضو عنہ سی بہی ہو باخبر تم

جواب شیعیان نیک خو ہے

کیا نبی بی کو کیون تو نی مشدد
ہی ماضی ثلاثی مجرد

تو دشمن ہی خدا کا مثل عثمان
وگرنہ یون غلط کرتا نہ قران

تیری عثمان کا بہی تہا یہی ڈول
مقرر ہی تع او سر مرد ودکا بول

کہان تفسیر دیکہی تجہہ غبی نی
لکہا تفسیر مین ہی ثعلبی نی

کہ اکثر سب سی یون کہتا تہا عثمان
غلط قرانمین ہی ان ہذان

کہا لوگون نی یہان اصلاح کیجی
غلط قول خدا رہنی ہی دیجی

کہا ہی دو یو نہین کہین صریح ہے | یہہ ہی لفظ خطا کیا اسکا ڈو ہے
کرون کیون اسمین نا حق اوقات | نہ حلت کے نہ حرمت کے ہی کچھہ بات

کری قران مین جو نکتہ چینی | وہ کافر دشمن حق ہی یقینی
مگر ہی فرق تجہہ مین اوسمین اتنا | وہ کہتا تہا غلط اور تو ہی کرتا
اس آیت مین تہ داخل ہونگی اشرار | مگر ہو بن مہاجر نیک انصار
کہان ثابت ہی ایمان ثلاثہ | ہوا تو کیون ثناخوان ثلاثہ
نہ اونسی حق ہی راضی نہ پیمبر | نہ اونسی فاطمہ راضی نہ حیدر
تلف زہرا کا حق کرتی تہی مردود | برای سیم و زر مرتی تہی مردود
بیان ہووی کی اگی چل کے تفصیل | یہان لکہون تو ہو جاوی کی تطویل
مگر ملعون عمر کی کچہہ فضایل | یہان ہی بس لے ناجو خوش ہو تیرا دل
لکہا تفسیر مین ہی ثعلبی کے | کہ جب صلح حدیبیہ ہوئی تہی

عمر ہر یک سی کہتا تہا یہ نگر
نفاق باطنی کرتا تہا ظاہر

پیمبر کی نبوت مین کبہی شک
نہین ایسا ہوا تہا مجکو اب تک

جو کچہہ روز حدیبیہ مین ہوا شک
پڑا دلمین میری اوس دن بڑا شک

اوٹہا انصاف سی مت ہات تہہ سینی
نہ کافر ہو عمر کی سات تہہ سینی

جسی شک ہووے نبوت مین نبی کے
کری تو مدح خوانی اوس شقی کے

ہوا راضی خدا ایسی کی یونکر
نبوت مین جو شک کرتا تہا اکثر

نکر شکی کو مرشد تکیہ مت جوک
جو شک لاتا تہا مہہ پر اوتو سکی تہوک

سنا و تمین تجہی کچہہ اور اخبار
اگر تو خواب غفلت سی ہیو ہشیار

تیرا عالم غزالی ہی جو مضبوط
ہی احیاء العلوم ایک اوسکی مشروط

لکہا ہی اوسنی اوس نسخہ مین ایک جا
خدیفہ سی عمر یون پوچہتا تہا

منافق جتنی ہین تم جانتی ہیو
ہر ایک کی شکل تم پہچانتی ہیو

بتایا ہین نبی نی نام تب سنکے
منافق جتنے ہاین قوم عرب کے

بتا تو ای حذیفہ تم ہو صادق
کہ مین بہی ہون منافق یا موافق

نفاق اس نوع تجہہ سی ہی عیان ہے
مگر تجکو سمجہہ تینے کہان ہے

اوسی کہٹکا تہا جب تو جہپایا
نفاق و غدر ہی میں بہرا تہا

جو ہو ایمان سے بہی اپنے جاہل
وہ کیونکر مومنونکی ہووی شامل

یہہ قول سنی نی ابرو سے

حدیثین بہی نبی کی ہین کی ظاہر
بشان ال و انصار و مہاجر

جواب شیعیان نیک خو سے

کہا یہہ راست تو نے ای سیہ کار
وہ کافر ہی جسی اسمین ہے انکار

نبی کی ال و اصحاب اکثر
یقین ہی ہمکو ہین مقبول داور

نہین تیری ثلاثہ اسمین زنہار
کیا ہی سابق اونکا حال اظہار

صحابہ

خبر پہچی رسول مجتبیٰ کو — مگر یون کہا اون اشقیا کو

جو چھوڑیگا اشامہ کی رفاقت — مدام اللہ کی ہی اوسپر لعنت

غرض لشکر ہوا یثرب سی باہر — رہا جا کر قریب شہر شب بھر

نظر آئی سحر کی جب کی آثار — ہوئی سب فوج بہی چلنیکو تیار

یہہ اتنی مین خبر پہچی عمر کو — کہ حال نزع ہی خیر البشر کو

چلا یثرب کو لشکر سی وہ ناگاہ — ہوا ابوبکر اور جراح ہمراہ

تہی جتنی مفسد ہمراہ اون اشقی کی — خدا کی منکر اور دشمن نبی کی

چلی وہ سب قدم اپنی اوٹہائی — حضور سید مختار آئی

کیا جیش اشامہ سی تخلف — ہوئی شایان لعنت بی تکلف

نبی جن پر کہی لعنت خدا کی — کہو حالت ہو کیا اون اشقیا کی

کب ای حر ہین وہ انصار و مہاجر — ہوئی ہین مورد لعنت وہ کافر

صحاح ستہ مین یہہ ہی روایت ۔ مرض کی جب ہوے ہی حضرت پہ شدت

کہی حمد و ثنا پہلی خدا کی ۔ پہر اپنی نعت بعد اوسکی ادا کی

کہا سب سے ای اصحاب وفادار ۔ اشامہ کو کیا ہی مین نی سردار

کیا تم سبکو مین نی اوسکا محکوم ۔ بفرمان خدائی حی و قیوم

اشامہ کی کرو تم سب اطاعت ۔ دل و جانسی کرو اوسکی رفاقت

کرو اوسکی رفاقت مین عزائم ۔ کرو حق رفاقت کو ادا تم

کرو وقت سحر تم کوچ یہاںسی ۔ لڑو جا کر گروہ کافرانسی

سوی راجو تہی حقسی موافق ۔ مگر سنکر چلی ساری منافق

کی مفسد جو تہی اون سب مین اظلم ۔ لگی کرنی یہہ وہ تقریر باہم

نہ تہا عقل نبی پر یہہ سزاوار ۔ اوشامہ کو کری جو ہمپر سردار

کہ ہم اشراف ہین وہ بندہ زادہ ۔ ہوا ہی کیا پیمبر کا ارادہ

یہہ قول سنی بی ابرو ہے

محبت آل کی ہی فرض یارو — بزرگ اصحاب کو تم دسی جانو

جواب شیعیان نیک خو ہے

کیا آل نبی کا تو نی جو ذکر — ذرا کر اپنی دلمیں ای شقی فکر

سمجھتا ہی تو فرض انکی محبت — مگر کی تیری انکلو نی عداوت

صحاح ستہ مین اکثر لکھا ہے — کہ یہہ فرمان خیر ختم الانبیا ہے

جگر پارہ ہی جاتون قیامت — اسی پہچائی ہی جسنی اذیت

اذیت او سنی دی ہی مصطفے کو — اذیت او سنی پہچائی خدا کو

ہی کافر دی خدا کو جسنی ایذا — یہہ حاصل ہی حدیثی مصطفے کا

صحاح ستہ مین ہی بتصریح تصحیحت — ہی اسمیں عایشہ کی بھی روایت

فدک کا جب کیا زہرا نی قضیہ — یہہ حق وہ مانگتی تھی یا کہ حصہ

دیا بوبکر نی اوسکو نہ زنہار — ہوئی زہرا غضبناک آخرکار

نہ بولی وہ غضب سی مرتی دم تک — رہی بوبکر سی آزردہ بیشک

کری انصاف دلمین جو ہی عاقل — جہان زہرا کی رتبہ کا ہی قایل

نہیں ممکن ہو زہرا سی دیانت — کسی پر بی سبب باندہنی وہ تہمت

یقینا تہا بحق زہرا کا دعوا — کیا بوبکر نی حق غصب اوسکا

یہہ انہی قول ہی جو سنیو انکا — کہ شبہی سی کیا زہرا نی دعوا

ہوا بطلان دعوی جب نیت کا — ہوئی پس اپنی دعوی سی وہ ساکت

کرو بہر خدا انصاف یارو — سر کذاب پر پاپوش مارو

بہلا تہی ایسی خاتون قیامت — کہ ناحق ہو کسی پر باندہی تہمت

علی نی بہیہ کہا زہرا سی جا کر — رہو خاموش ہی بوبکر حق پر

کری قایل جو اکر ہو سکا شوہر — تو نادم ہو نہ اپنی گفتگو پر

غضب

غضب آلودہ ہو جائے ندامت — کرے آزردہ دنیا سے رحلت

وصیت مین کہے شیخ خدا سے — جنازے پر نہ بو بکر آنی پاوے

معاذ اللہ یہہ کیا گفتگو ہے — جو یہہ سمجہا خدا کا وہ عدو ہے

نبی کی ہے برابر اوسکی عصمت — جسے ہے اسمین شک ہے اوسپر لعنت

کہ ہے وہ آل آیہ تطہیر اسپر — مطابق بلکہ ہین آیات دیگر

کتب مین سنیونکی ہے یہہ لکہا — غضب اوسکا غضب ہے مصطفے کا

ہوئے ختم الرسل جب اسپر غضبناک — ہوا اوسپر غضبناک ایزد پاک

یہہ قول سنی بی ابرو ہے

سو وہ فرقہ ہے ناجی چشم بددور — کہ ہے سنت جماعت سب مین مشہور

وہ ہین پیرو نبی کی اور علی کے — محب ہین آل و اصحاب نبی کے

جواب شیعیان نیک بخت ہے

اری سیدین سی یہہ کیا حماقت | ہی بی معنی فقط سنت جماعت
کیا یہان اہل سنت کیون نہ بدگور | کیا سنت سی اہلبیہ کو کیون دور
جدائی مین کریگی سقر اترے | کہ ہی وہ اہل سنت چار یاری
یہہ دُنیا پائی اپنی خوبیہ سی کہنا | اسی سنت پر اب قایم تو رہنا
نہایت ہی تو اس دعوی مین کذاب | کہان سُنی محب ال و اصحاب
جو دشمن ال اور اصحاب کے تہے | یہہ سب اونکی محب ہین جان و دل سی
عبیدہ سید النمار تہا جو | بُرا تو جانتا ہی اپنا جس کو
کیا بی ابرو اوسکو عمر نی | کیا پامال اوسکو اہل شر نی
کہی لعنت عمر نی اوسپر اکثر | مدینی سی نکالا اوسکو باہر
نہ پہر یثرب مین انی پایا بہار | کیا پہر شام مین قتل اخر کار
زبیر ہی ایک صحابی خیر انجام | ہی دس اصحاب کے گنتی مین وہ شوم

عمر نی خوب اوسکو بہی لتاڑا | شقیقہ مین پکڑ کر دن بچہاڑا

بہم تہا وسول و ہیالات و مکے | ہوئی اشہد و مین آجہی لپاٹ گئے

خلیفہ سی تیرا ثالث جو عثمان | کہ بیدین وہ بہی مثل مروان

زد و کوب اوسنی کیا عمار پر کے | قریب مرگ حالت اوسکی پہنچی

ہوئی بیماری فتق اسکو پیدا | ہوا بی ابرو احمد کا شیدا

عیان عمار کی ہین سب فضایل | جہان اوسکی مراتب کا ہی قایل

سنو اب حال ابی ذر غفاری | حبیب مصطفی مقبول باری

صحاح ستہ کو دیکہی تو اشوم | تو ہوون تجکو فضایل اوسکی معلوم

نکالا شہر سی عثمان نی جسکو | کیا بی ابرو مروان نی اوسکو

مدینی سی نکالا اوسکو باہر | ہوا غربت مین وہ یار پیمبر

تہ جو پیشوا تہا ابن مسعود | عدو اوسکا ہوا عثمان مردود

زد و کوب اوسپر یہہ بی رحم نی — کہ لی اونسی عدم کی راہ شہیدی

کلام اللہ اوسنی جو لکہا تہا — اوسی عثمان کا فری جلایا

تیری جو عایشہ تہی جو ہمیشہ — رہی عثمان سی آزردہ ہمیشہ

رکہا تہا نام اوسنی کیدیکا کو فلن — نہ اوسکی قتل بن اوسکو پڑی کل

و بنت حضرت صدیق اکبر — ہمیشہ بہیجتی تہی لعن اوسپر

نہیں ہے گر میری کہنی کی تصدیق — تو اپنی عالموں سی کر لی تحقیق

اگر ہی اعثم کوفی سی آگاہ — تو تاریخ اوسکی دیکہہ او ہو گمراہ

یہہ قول سنی نی عقل و دین سی ہے

نہ مثل رافضی بکتی ہین واہی — کہ جسمین دونکی ہووی ہتاہی

خدا راضی ہو جسپی اور پیمبر — روا انکو برا کہنا ہی کیونکر

جواب ناصواب مومنین سی ہے

اگر راضی صحابہ سی خدا تہا — تو کیون اونکو ثلاثہ کی سنیا

کیا عثمان پہ کیون صدیقہ نی لعن — ہمیشہ اوسپہ کیون کرتی رہی طعن

زبیر و طلحہ عثمان کی عدو تہے — شریک قتل دونو جنگ جو تہے

خلیفہ کہکی اوسکو مانتی تہی — ولیکن کشتنی بہی جانتی تہی

علی کو جانتی تہی سب خلیفہ — پہری اوس سی پی دنیا حنیفہ

زبیر و طلحہ نی کی نکث بیعت — برغبت عایشہ سی کی رفاقت

منافق پہر کئی شیر خدا سی — لڑی مسند نشین مصطفی سی

ہوا سرزد یہہ قول اکثرین سی — لڑا جیسی لڑیکا جو علی سی

علی سی عایشہ یہہ کیا لڑی تہی — رسول اللہ سی گویا لڑی تہی

زبیر و طلحہ تہی دونو جو ظالم — گئی اوس جنگ مین سو جہنم

اگر ہوتی یہہ دونو اہل ایمان — نہ لڑتا اونسی ہرگز شاہ مردان

کتب بین سینونکی ہی محرر | کہ صفین جمل مین وہ دلاور

گروہی اشقیا کو مارتا تہا | فلک ہلتا تہا جب للکارتا تہا

جو ہوتا تہا شقی اگر مقابل | جہنم مین وہین ہوتا تہا داخل

ہی شہرہ ذوالفقار مرتضی کا | کہ اوسمین کاٹ تہی تیغ قضا کا

یہہ یکدن مالک اشتر کی دلمین | خیال آیا علی کی جنگ دیکہین

شمار کشتگان ہوی تو کیجے | کہ کتنی شقی ماری ہین کسنی

ہزار اوسدن علی نی مارے نور | گرا ہی ایک کم مالک نی ہر بار

یہہ تب مالک کے دلمین بات آئی | لڑائی مین ہوئے حیدر کی ہمسا

ہوئی اعجاز سی آگاہ حیدر | کہا مالک سی بیعت پہر مجہسی کر

معاذاللہ ہی کیا وسواس تجکو | دغا دیتا ہی یہہ شیطان تجکو

وہین مالک نے کی تجدید بیعت | ہوئی حاصل ہدایت پہر کرامت

کہا

کہا حضرت نی تونی اوسکو مارا — جو لڑنی کو مقابل تیری آیا

نتہا معلوم یہ تجکو ولیکن — ہی کافر صلب مین اسکے کہ مومن

کیا ہی آج مین نی اوسکو بیجان — کہ جسکی کتنی پشتون تک یقین جان

نہ بندہ ہوتا مومن غیر کافر — خدا کی فضل سی ہی تحیر ظاہر

ذرا انصاف کر تو اے ستمگار — اگر ہوتی زبیر و طلحہ دیندار

بہلا کب اوسی لڑتا شیر یزدان — یقین ہی تہا نہ اونکو ہرگز ایمان

غرض جو دشمن آل نبی ہین — تیری نزدیک قطعی جنتی ہین

برا شیعہ کہین اونکو نہ کیونکر — جو ہوویں دشمن جان پیمبر

کہی گا نیک ایسیونکو جو واہی — تو اوسکی دین کی ہوگی تباہی

برا کہتی ہین ہم اون اشقیا کو — جو ایذا دیتی تہا ہین خیر الورا کو

صحاح ستہ مین ہی اے ستمگار — ہوئی حب مصطفے شدت سی بیمار

طلب فرمایا اسباب کتابت — کہ تا لکھے وصیت بہر امت

زمانہ حق و باطل سی ہوا گاہ — نہوی تا قیامت کوی گمراہ

عمر نی حکم حضرت کا نہ مانا — کہ کچھ نقصان اوسمین اپنا جانا

مؤید تھا کوی قول نبی پر — محمد تھا کوی ہذیان و شقی پر

یہی کہ رہ کی کہتا تھا وہ موذی — کتاب اللہ ہی بس ہمکو کافی

نبی کو حالت ہذیان ہے اس آن — نہ ہرگز اونکا ہم مانینگی فرمان

ہوا گھر مین نبی کی شور برپا — نبوت کا نہ رکھا پاس اصلا

مگر لا ترفعوا اصواتکم کو — بھولا بیٹھا تھا دل سی وہ سیہ رو

ہوی غل سی نبی اوس وقت برہم — کہ بیمار سی تھا حال اونکا درہم

کہا ہو اب میری نزدیک سی دور — نہین جھگڑیکا میری گھر مین دستور

وصیت لکھنی سی باز آی وہ — رہا تا حشر بوجھ اوسکا عمر پر

عجب

16

صحاح ستہ مین یہہ بہی ہی اکثر ‌ ‌ ‌ کہ عبد اللہ عباس دلاور

ہمیشہ پنجشنبہ کو وہ کر یاد ‌ ‌ ‌ نہایت روتی تہی با آہ و فریاد

کوئی کر پوچہتا تہا اونسی جاکر ‌ ‌ ‌ ہوا تہا رنج کیا اوس روز کیونکر

جو ایسی آپ مصروف فغان ہین ‌ ‌ ‌ پیاپی اشک انکہو نسی روان ہین

یہہ فرماتی تہی سنکر دلمین کر غور ‌ ‌ ‌ ہوا ہی پنجشنبہ کو بڑا جور

نہ لکہنی پائی پیغمبر وصیت ‌ ‌ ‌ ہوئی ہذیان کی حضرت پر تہمت

ذرا منصف ہوے ڈر قہر خدا سے ‌ ‌ ‌ ذرا کر شرم روح مصطفے سے

کہی جسکو خدائی حی و دانا ‌ ‌ ‌ کلام مصطفے ہی وحی یوحی

کرے اوس پر عمر ہذیان کا بہتان ‌ ‌ ‌ غضب ہے پہر تو ہو اوسکا ثنا خوان

ندا کی حکم سی لکہتی تہی حضرت ‌ ‌ ‌ ہدایت کو وصیت بہر امت

وہ ہادی جانتا ہو لن تضلو ‌ ‌ ‌ نہ لکہنی دی وصیت نامہ الو

یہ قول سنی بی ابرو سے

اگر شاید وہ غفلت سی کہی آب | کہ در وقت نبی وہ خواب تہے سب

ولی تہی پہر کہی لعد از نبی کے | ہوی دشمن بدل اوسکی وصی کے

اری ای رافضی سست مذہب | کری ہی سنی تبرا رد مشرب

سمجھ کر اسکو ٹک تو منفعل ہو | جواب اس بات کا سنکر خجل ہو

خدا دانا ازل سی ابد تک | نبی کو تہا اسی تی علم بی شک

اگر وہ جانتی بد آخر کار | تو تعریف اونکی کیون کرتی مکرر

خدا نی مصطفی نی اونکی تعریف | نہین بدعت کیا کرتی تہی تصحیف

جہنو نی مال و جان حکم خدا سی | کیا صرف و فدا دل کی رضا سی

ہوا اونکو زعم بد مین تنزی دانا | نہین شاید ملا آخر کو ایمان

جواب شیعیان نیک خواہ سے

17

نہایت ہی تو اس دعوی مین کاذب | کہ حق آل نبی تھی وہ غاصب
کبھی لائی نہ تھی مہر گروہان | ہمیشہ تھی اسیر کفر و طغیان
تیری دعوی پہ ہے قران ناطق | بہت ایات ہین بہر منافق
نفاق اطوار سی اونکی عیان ہے | اونہین ایمان اول سی کہان ہے
نبی پر کرتی تھی بہتان ہذیان | علی کی ہوتی تھی کہہ دشمن جان
فرار اکثر جہاد و سی کیا ہے | ہمیشہ رنج احمد کو دیا ہے
ہوئی تھی وہ شقی کیسی مسلمان | کہ کرتی بعد حضرت کی ایمان
نہ ناحق اہل حق پر باندہ تہمت | کب اونکا سی یہہ قول ای بی حمیت
مفسر اور محدث سنیونکے | طمع سی زر کی یہہ باتین ہین کہتے
ہمیشہ سی رہی سنی جو حاکم | نہایت تھی وہ جابر اور ظالم
حدیثین وضع کرواتی تھی اکثر | کرون کر شرح لکھون اوسکا دفتر

حقیقت مین ہین وہ اقوال مردود ۔ نہووین دونو جانب جو کہ موجود

تیری وضعی حدیثون پر عمل ہے ۔ تیری ہر بات مین دک خلل ہے

علی کی مرتبونکی سب ہین قایل ۔ ہین اوسکی خلق پر روشن فضایل

ثلاثہ کی تیری کیا ہی فضیلت ۔ صحاح ستہ مین جیسے ہو مذمت

اگر لائی ہے تہی بالفرض ایمان ۔ نبی نی بہی کہا نیک اونکو ان

دلیل نیکی انجام کب ہے ۔ علی سی پہر کی لوہین ہون غضب ہے

بہت مشہور ہی قول پیمبر ۔ ہین کافر جو کہ ہین اعدای حیدر

کہا تہا نیک جب حضرت نبی اونکو ۔ وہ ہونگی نیک او سدم ای رو

ضرر علم نبی کا اسمین کیا ہے ۔ بیان اوس حال کا اوسنی کیا ہے

یہہ سنی ای مدعی قران مین مذکور ۔ جب آیا جوش پر طوفان تنور

پسر تہا نوح پیغمبر کا کافر ۔ نبی پر تہا نہ اوسکا حال ظاہر

لگا جب ڈوبنے پانی میں مردود — کہا تب نوح نے ای رب معبود
یہ عدہ تو نے بندے سے کیا تھا — نہونگے غرق تیرے اہل اصلا
ہوا میرا پسر کیوں غرق اس آن — مجھے آگاہ کر ای رب سبحان
کہا حق نے یہ تیرا اہل تھا وہ — میرا دشمن تھا اور نا اہل تھا وہ
ہوا علم نبوت میں نہ نقصان — عجب کیا گر ہوے یہاں بھی عنوان
صحاح ستہ اپنی دیکھ ای حر — صحابہ کی مذمت ہے تحریر
کہا حضرت نے ہووینگا بروز محشر — مع اصحاب میں بالائی کوثر
کہ میرے کتنے یارونکو فرشتے — پکڑ لیوینگے فرمان خدا سے
جہنم کی طرف کھینچینگے اونکو — خدا سے میں کرونگا عرض رو رو
یہ ہیں اصحاب میرے یا الٰہی — ہے ثابت جو انکی بیگناہی
یہ مجھ پر لائے تھے دنیا میں ایمان — تھے مصروف صلوۃ و صوم قرآن

[illegible]

زکوٰۃ و خمسن بہی دیتی تہی للّٰہ — جہاد و مومنین میں بہی ہوتی تہی ہمراہ

فرشتو نسی چہوڑا وی انکو تا آب — جہنم سی بچاوی انکو یار

یہہ ہوکا مجہ پر فرمان آیا ہے — ہی برحق یا نبی تیری گواہی

ولی تو جب کی دنیا سی اوٹہا — ہر ایک ملعون یہہ مرتد ہوا تہا

یہہ سنکر مین کرونکا او پر لعنت — جہنم مین او تہا وینکی آذیت

سنا حال صحابہ تو بی بدین — کہ ہونگی حشر مین یاران نفرین

ہوی زہرا و حیدر کی جو بدخواہ — اسی باعث ہوی مغضوب واللہ

نبی کی کب ہاین سب اصحاب ناجی — ہوئی مرتد نبی کی بعد پاجی

صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند — ولی بعض از کواکب نحس و شوم اند

یہہ قول سنی بی آبرو سے

تف اے نادان باین نافہمی تو — باین حق تلفی و بی رحمی تو

جواب شیعیان نیک خو سے

غلط ہین لفظ و معنی تیری ملعون
تلف کو تلف کرتا تہی ہو زبون

خلیفہ تہی جو تینون تیری شیطان
پیمبر کی تہی کیا کچہہ اونپر احسان

دی اسپ و شتر سو بار اونکو
گدا تہی کر دیا زر دار اونکو

رزالی تہی بنایا اونکو اشراف
ہین اکہہ اس سے سب اجلاف و اخلاف

بہت چاہا کہ ہوین نیک یا بد
مگر مومن کہین ہوتی ہین مرتد

میری امت پر بہت ہین حق احسان
عوض مین سبکی ہی بس ایک فرمان

کہ میری آل سی رکہنا محبت
خدا نی فرض کی ہی یہہ مودت

یہی اکثر نبی نی کی نصیحت
کرونگا جب کہ مین دنیا سی رحلت

ہی میری آل اور قران برابر
رہین گی ساتہہ تہہ تا حوض کوثر

جو وعظ اونکو پیمبر نی سنائی
عمل مین کچہہ بہی یہہ بیدین نہ لائی

محبت کی عوض پہنچائی ایذا | موی موذی عدوی جان زہرا
موی بنت نبی کی حق کی غاصب | فدک لیکر کیا زہرا کو کاذب
بھولایا دل سی فرمان پیمبر | کئی سب محو احسان پیمبر
تیری یہہ پیت واسی ای ستمگار | جو ہو شان عمر مین سی سزاوار
تفا ہی کیدی باین نا فہمی تو | باین حق پوشی و بی رحمی تو

یہہ قول سنی بی ابروے

اگر ہی رافضی کچھہ بھی انصاف | عداوت چہوڑ سب کی دلکو کر صاف

جواب شیعیان نیک خو

کرون انصاف و نسی کر دل کو صاف | نبی کا گھر جنہون نی کر دیا صاف
مفسر تیری سب ہی گو دیں ہیں | نزعنا کی یہی کرتی ہین کی تفسیر
کہ فرمایا علی مرتضی نی | زبیر و طلحہ عثمان عایشہ سی

نہایت پاک سی ہین بی آذیت — رکہو تکا انسی کینہ تا قیامت
علی کی دل مین ہو جب انسی کینہ — کرین ہم صاف کیونکر اپنا سینہ
ہو جس پر فاطمہ زہرا غضبناک — نہولی زیست بہر معصومہ پاک
ہمین ہو کیون نہ اونسی بغض و کینہ — مکدر اوسی سی شاہ مدینہ

یہ قول سنی بی عقل و دین ہے

تولا آل اور اصحاب سی کر — تبری سی زبان اپنی بچا کر

جواب با صواب مومنین ہے

فضیحت عایشہ کو پہلی تو کر — جو لعنت کرتی تہی عثمان بچا پر
ارى تمرى تو بیہودہ نہ بڑبڑا — کہتی تہی تیری خالا تبرا
جو نیک ہین اونسی کر تولا — جو بد ہین اونسی لازم ہی تبرا
تولا دل مین کر رحمن سی ہے — تبرا ایکمان شیطان سی ہے

جیسی ہابیل سیتی ہو کی محبت　　اوسی قابیل سیتی ہووی کی نفرت

یہہ سی تھا قاطع دلیل حب موسی سیتی　　کرون فرعون سیتی ہر دم تبرا

جو باہم حب ابراہیم و نمرود　　کسی کو ہو نہیں مومن وہ مردود

محبت ہی اگر شاہ عرب سیتی　　تو نفرت چاہی سی بولہب سیتی

علی کو معتقد سمجھی جو دیندار　　ابوبکر و عمر سیتی ہووی بیزار

جہی سبط نبی سیتی ہی آزاد　　یزید و شمر پر کرتی ہین لعنت

تہونکی جمع یہہ اخمد دیکھا　　زبون ہی نیک او ریسی تولا

یہہ قول سنی بی آبرو سے

ولی کہہ دشمنان آل پیغمبر　　ہزارون لعن تم بی خوف و بی ڈر

جواب شیعیان نیک خو سے

اب آبا راستی پر یہہ بھولا　　یہی تو ہی ہمارا بہی مقولا

جو ملعون دشمن آل نبی ہین — یقینن سی مورد لعنت وے ہاین

اونہین سی اپنی ملین ہی عداوت — اونہین پر کرتی ہین ہم لعنت

فدک زہرا کا جس ملعون چہینیا — اوسی ابوبکر سی ہم رکہتی ہین کینہ

جلایا جسنی کہر بنت نبی کا — جہنم سی نشیمن اوس شقی کا

جلای جسنی مصحف وے بیچارے — ہمیشہ اوس پہ ہوے کفش کارے

تبرا سی مجہی اون اہل شر سی — کہ جن پر رات دن لعنت ہے سے

گیا تو نی جو اس جا کہ یہہ آ قرار — اسی پر مستعد رہ ای ستمکار

ابوبکر و عمر پر بہیج لعنت — زبیر اور طلحہ سی بہی کہہ عداوت

رکہہ اپنی عایشہ سی ہم کینہ — ملی تا آل احمد کا سفینہ

یہہ قول سنی بی ابروسی ہی

نہیں انصاف کچھ مذہب میں تیرے — نہیں بہتان سوا مشرب مین تیرے

لڑی جو عایشہ شیر خدا سے ہوی برگشتہ حکم مصطفے سے

ہوا حکم خدا رہ اپنی گھر مین پھری اور وہ ہر سو سفر مین

کیا راز پیمبر کی خطر فاش نکلوای حسن کی روضہ سی لاش

رہی ہمراکی دشمن زندگی بہر نہ لائی مرتضی کا نام لب پر

تبری اکی سی وہ بہی بالتقاو تبری والسنت پر ملعون لعنت

کیا فوارہ ہمکو تونی کر حوض اسی باعث ہوی پہنکر تیری حوض

یہہ قول سنی بی عقل و دین سے

نیاز و صوم سی افضل کہتا ہمیشہ در د لعنت مین ہی رہتا

جواب با صواب مومنین سے

ابو بکر و عمر پر کرتی لعنت ہی بیشک اپنی مذہب مین عبادت

کہ ان پر لعن کی اکثر خدا نی نبی نی فاطمہ نی مرتضی نی

صلوٰۃ و صوم سی افضل کوب ہے — مگر تعقیب ہے اور مستحب ہے

ادا کر کی نماز پنجگانہ — کری اعدا کو لعنت کا نشانہ

کیا جب عمر نی تجکو کذاب — کہی کو بی تو مثل ابن خطاب

غلط باندہی تہمت تو نی واللہ — نہایت کی شقاوت تو نی گمراہ

یہہ قول سنی بی آبرو ہے

عدو تو نی سب اصحاب کا ہے — چہپا دشمن ہی تو آل نبی کا

جواب شیعیان نیک خو ہے

عدو بعضی صحابہ کا ہون بیشک — جو تہی اعدای دین ناپاک و بدرگ

محب ان کا ہون جو صاحب تہی ابرار — عدو ہون ان کا جو مرتد تہی اشرار

ابوبکر و عمر سی ہی عداوت — ہی سلمان و اباذر سی محبت

مگر ہی جہوٹ بکنا تیری عادت — کہ ہی کذاب سی تجکو ارادت

نکہہ مرتد ثلاثہ کو وے پالے تو — تولا اوسنے مت رکہہ اپی ہمہ للے تو

نہ دیتے گون تو سوتے اولیا وہ — بنی تہی جوک کا تر پولیا وہ

یہہ قول سنی بی ابروسیے

مجحت کا سے تعزیہ نی پردہ ڈالا — اوسی ہین اپنا مہنہ کرتا ہی کالا

جواب شیعہ ہان نیک خو سیے

مجحت خوب پردی حتا ہے — خسر پور نی یہہ اچہی بنا ہے

کیا سے مہنہ تیری بہنا سی کالا — تو اب جے چاسے کہہ لکہتا ہی اللہ

یہہ قول سنی بی عقل و دین سیے

دلیل اس کی تو کر چاہے آ رخنہ — کہوں ایسی کہ تو نادم سنگر

دلیل یوح ہے تیری تو صدہا — ولیکن ایک دو لکہتا ہوں سچا

امیر المومنین یعنی وہ حیدر — کہ غالب کل غالب تہا وہ در

سو اوسکی حق میں یہہ رقاص کذاب
کتابون بیچ لکھتی ہین بصد تاب

کہ بیعت کی لی اوس سے حق گو
پکڑ لائی تھی اصحابی غضب ہو

گلی مین ڈال رسّی کھینچ لائے
بصد خواری و مجمع بیچ سے

بزور اونسی لوا ای اکی بیعت
نکر تو اوسکی حق مین ایسی تہمت

جواب با صواب ... مین سے

ازین سنی تو کیا بکتا ہی وائے
ثلاثہ کی متامت سب روایے

لکھی ہی سنیون نے یہہ تقریر
نہین کچھ شیعون کی اسمین ہی تقصیر

لکھی کو سنیون نے اگر تو
مکذب اونکو ای مرتد نکر تو

نہ اپنی عالمون کو گر تو سوا
تعصب سے یہ بن آتیا نہی اندہا

بخاری اور مسلم دیکھہ مقسوم
کہ سارا ماجرا ہو تجکو معلوم

کتابین دیکھہ تاریخ و سیر کے
قسم دیتا ہون مین تجکو عمر کے

24

اگر تاریخ طبری ہو تیری پاس — تو دیکھ اوسمین کہ کیا کہتا ہی شناس

ذرا تو دیکھ تو اپنی تواریخ — نکر اہل سیر نز جز و توبیخ

تیری مرشد سی لکھتی ہین یہ اخبار — کہ بیعت کی تھی حیدر نی بااجبار

ہی ابن ابو الحدید ایک تیرا عالم — یہ قصہ سارا لکھتا ہی وہ ظالم

کہ جب دنیا سی پیغمبر سدہارے — علی عالی یہ کہتی تھی پکارے

اگر چالیس ہوتی میری یاور — جہاد اسوقت مین کرتا مقرر

یہ اکی چلکی لکھتا ہی یہ عالم — ذرا سن کر تو شرمندہ ہو ظالم

کہ حضرت کرتی تھی بیعت انکار — ہوی دربی یہان تک ستمگار

بد شواری لی آئی گہر سی گمراہ — بہت حضرت کو سی تھا بیعت اکراہ

محدث جوہری ہی ایک مشہور — وہ اس قصہ کو یون کرتا ہی مذکور

نکالا گہر سی حیدر کو ملبب — ملبب کی بھی معنی مجہسی اب سن

لپیٹی تہی گلی مین نعش بے چادر — نکالا اسطرح تہا گہر سی باہر

لکہا واقدی نی اسطرح سی — عمر جب آیا در پر فاطمہ کے

تہی اوسدم ساتہہ دو یار اوسکے ہمدم — کہ اسعد ایک تہا ایک ابن اسلم

پوکارا در پر آ کر یون وہ بدخو — کہ نکلو آگ دو نکا ورنہ گہر کو

عزر مین بہی لعینہ ہی یہہ مذکور — یہہ نسخہ ہی بہت معروف و مشہور

عقد مین بہی اسیکی ہی مثابہ — رقم کرتا ہی ابن عبدربہ

کہ حضرت فاطمہ ع کی گہر کی اندر — بہم بیٹہے تہی عباس و زبیر

کیا بوبکر نی ثانی کو فرمان — کہ لا دو انکو بیعت کی لیی یہان

اگر دونو کرین انکار بیعت — تو اونکو قتل کرنا چہوڑیو مت

عمر آیا لیی ہمراہ آتش — ارادہ تہا جلاوی گہر کو سرکش

کہا زہرا نی او [illegible] — جلا دیگا میرا گہر ابن خطاب

کہان

کہا ہاں ہے یہی میرا ارادہ ستم کیا اس سی ہوئیگا زیادہ

ملل مین اسطرح سی قوم نظام بہت مشہور ہی اس شخص کا نام

عمر کی ضرب سی صدمہ جو پہنچا ہوا اسقاط محسن وا دریغا

علی سی کی غرض بیعت با جبار وہ کرتی تہی بہت بیعت سی انکار

یہہ تیری پیشواؤن نی لکہا ہے عبث شیعہ پہ تہمت باندہتا ہے

نہ جہنجلا شیعیون پر ای ریاکار تیری پیرو نی تیری تیغ مارے

غرض کیا چیز ہی ای بیحیا تو سوا ربکا عمر کی ہی گدہا تو

یہہ قول سنی ابتر ہے

سنو تم دوسرا بہتان یارو تڑاتڑ جوتیان جہوٹے کی مارو

کہ حضرت فاطمہ آئین دہن اپنی پہن چادر پہٹی سر پر اوڑہا کے

چلین آئین جہان تہی جمع اصحاب کہا ان کو اونسی وسنی ہو کی بیتاب

کہ مجھسی تم نہ چھینو باغ میرا | کرو مت غصب یہہ ہی میرا اوثا

لکھی ہی کشف غمہ مین روایت | کہ تہا وہ پیشوای اہل بدعت

جواب شیعیان نیک خو ہی

سنو ای صاحبان عقل و ادراک | کہ کیا کیا پوچ لکہا ہی تہیہ نا پاک

لکہا ہی یہہ بہی تاریخ سیر مین | رقم ہی نسخہای معتبر مین

ہی ایک نوع بکر احمد مرد فاضل | محدث سنیونکا ہی و کامل

ثقہ ہی اور نہایت باادب ہی | کتب مین جوہری اوسکا لقب ہی

بہت مشہور ہی ایک اوسکی تصنیف | کہ سنی جسکی سب کرتی ہین تعریف

پڑا ہی اونکی نزدیک اوسکا رتبہ | لکہا ہی اوسمین ایک زہرا کا خطبہ

فدک کا ماجرا ہی اوسمین سارا | عیان ہی اوس سی دعوا فاطمہ کا

کہ چادر اوڑہ کر منہ پر ہمہ جا | کئی روتی ہوی مسجد کے اندر

ملی

کہا بوبکر سی دعوی فدک کا | دیا اوسنی نہ ہرگز حق زہرا کا

مروج ہی جو مسعودی کی تصنیف | سیر ہین اوسکی ہر جا پہ تعریف

ہوا ہی اوسمین اس خطبہ کا مذکور | یہہ خطبہ سب کتابوںمین ہی مشہور

ہی ایک ابن اثیر انکا بڑا پیر | کہ ہی اوسکی سب کرتی ہین توقیر

نہایہ مین وہ اس خطبہ کی اکثر | رقم کرتا ہی لفظین ہر جگہ پر

مصنف کشفہ غمہ کا ہی صادق | اوسی کرتا ہی یہہ جہوٹا منافق

نہین کرتا کوئی خطبہ کا انکار | کہ ہی صحت کا اوسکی سبکو اقرار

وہ کرتا جوہری سی ہی روایت | اوسی کہتا ہی مردک اہل بدعت

خدا کی واسطی سب ملکی یارو | ٹراٹر جیتیاں جہوٹی کی مارو

یہہ قول سنی بی عقل و دینی ہی

سنو تم تیسری تہمت کی تقریر | بڑا جہگڑا مارتی ہین یہہ بی پیر

کہ بی بی حضرت کلثوم کو ہائے لیا حضرت علی سے چھین کر وائے

عمر نے اوسکو گھر کے بیچ ڈالا یہہ یعقوب کلینی نے ہے لکھا

غضب ہے قہر ہے اہل بیت اوپر یہہ پہلا ظلم ہے اونپر سراسر

ارے اے رافضی بدخواہ مردود تیری اس کید سے ہیگا یہہ مقصود

کہ ہو ثابت ستم از طرف اصحاب یہہ سن پیدا ہے یان عالم ہو بیتاب

یہہ تھا ای کید سے این بدخواہ تو کہ جسمین ہتک یہہ آل مصطفے ہو

یہہ تونے بغض اصحاب سے نادان تلف اپنا کیا ناحق کو ایمان

جواب با صواب مومنین سے

لگا کرنے بہت اب ہای اور وای مجھے ڈر ہے زمانہ تو نہ بن جای

کہین بجری تیری سر پر نہ آوے کہین علت عمر کی ہو نہ جاوے

غلط کہتا ہے تو یہہ ای شوم نہین ثابت ہے عقد ام کلثوم

اگر بعضی خبر واحد ہوئی دال / وقوع عقد پر ای دشمن آل

یقین حاصل نہو گا اسی سے زنہار / تواتر کو نہین پہنچی ہین اخبار

مفید اور مرتضا عالم ہمارے / سپہر علم کی روشن ستارے

نہین ہین عقد کی قایل وہ زنہار / کیا ہی اسطرح دونی اظہار

کہ اصل این روایت ہست پیدار / کہ نقلش از زبیر ابن بکار ست

عدو ہی وہ علی خیر البشر کا / ہتک دیتا ہی او زبنج عمر کا

دروغ اوسکی عبارت سی عیان ہی / سخن مین اوسکی لغزش ہر زبان ہی

روایت یون کبھی کرتا ہی وہ شوم / کہ حیدر نی کیا تہا عقد کلثوم

کبھی پہر آپ یہ کہتا ہی ناشناس / کہ تہی اس عقد کی مختار عباس

کبھی کہتا ہی تہا حیدر کو انکار / ہوا یہ امر آخر کو باجبار

کبھی کرتا ہی پہر ایسی روایت / کیا یہ عقد حیدر نی برغبت

تناقض اس خبر مین سر بسر ہے — خبر اس طور کی کب معتبر ہے

غلط کہتا ہی دشمن سی وہ مقہور — اہانت سی علی کی اوسکو منظور

نہووی بات تکا جکے ٹہکانا — بہلا کب عاقلون نی اوسکو مانا

جواب اعتراض مومنین پر ہے

اگر بالفرض سچ ہووے یہ روایت — ہوا گر جبر سی تو کیا قباحت

کہ حضرت کو تو ہوا انکار و اکراه — بہت ڈر پی ہوا ہووی گمراه

خلاف مصلحت ہیو محض انکار — ہوا ہو عقد واقع بعد تکرار

سن ای سنی نہایت ہی توی عقل — مثال اوسکی کرون سچ ایک نقل

کہ ایک سلطان عالی خاندان ہو — مقر اوسکی شرافت کا جہان ہو

اور انیک کم اصل دنیا دار ہووے — بڑا مفسد ہوا و مکار ہووے

اوسی دنیا کی ہووے غیرت جاہ — کری پیغام عقد دختر شاہ

اور اس سلطان کو ہوا کراہ و انکار | قبول اس امر کا ہوا وشپر و کر

ولیکن ترک مین اوسکی خلل ہو | فساد و فتنہ و جھنگ و جدل ہو

سبب ہو مملکت کی برہمی کا | گرفتار مصیبت ہو رعایا

بناچاری وہ ہوئیکا رضامند | حقیقت مین ہوے وی گرچہ خرسند

بلا تشبیہ ہی اسیجا ہی حال | کیا ناچاری سی شہ نی اقبال

ذرا تو کان دھر کر سن کہ کیفیت یہ تہا | عمر کو دین کا تہا ظاہر مین اقرار

نماز و روزہ کرتا تہا منافق | مسلمان تا اوسی جانی خلائق

علاوہ اوسکی تہا ملعون خلیفہ | تہی اوسکی متفق اہل سقیفہ

گمان تہا گر نکرتا عقد مولا | فساد و فتنہ ہوتا تازہ برپا

خدا جانی کہ کیا کیا سانگ لاتا | ہزاروں مکر اور حیلی بناتا

کیا جو مصلحت کی تہا موافق | کہ تہا بہارا زمانہ ناموافق

جو معنی حبر کی سمجھا ہی تو نہان ۔ نہین ہرگز درست ای ابن مروان

کہ جا کر جہین لایا وہ سیہ رو ۔ نہ یہ ہم کہتی نہین کہتا ہی یہہ تو

نہوتا عقد اگر حضرت کو منظور ۔ تو کیا مقدور رکہتا تہا وہ مقہور

بیان واقعی دخل اہل کین سے

سن ای مردک نہایت ہی تو نافہم ۔ تہوڑی یہہ کہین سے آدم تجہی وہم

کہ حضرت نی جو کی نسبت عمر سے ۔ نہین ہی وہ شقی اہل سقر سے

نہ اُس نسبت سی اوسکو خوب تو جان ۔ نہ مومن اوسکو اس رشتہ سی پہچان

کتب سی سنیونکی ہی یہہ ظاہر ۔ کہ تہی احمد کی دو داماد کافر

ابو العاص اور ہی ابن ابو لہب نام ۔ کہ وہ رکہتی نہتی ایمان و اسلام

ہی تاریخ خمیس اک نسخہ مشہور ۔ ہوا ہی سطر جس سی اسمین مذکور

مسلمان ہو کی گو عاص ورجا ۔ رہا زینب کا شوہر بر ابو العاص

کہا

که تها کافر پس تشهیر اسلام — پیمبر نی نه رکها اوسکی کچهه نام
نه زینب کی چهوڑیا اوسنی زنهار — که تهی ختم الرسل مغلوب و ناچار
تامل کر تو ای الّو کی یاده — که تهی حیدر نه احمد سی زیاده
پیمبر کو کہا مغلوب سنّی — رکها پاس نبوت خوب سنّی
کلام الله مین آتا هی قیوم — خلاصه جسکا یهان هی تمامی مرقوم
که حضرت لوط پیغمبر نکوکار — یه پند شیونسی کهتی تهی تکرار
پیمبر زادیونسی عقد کر لو — بری کامونکی تم مت فکر تک بهو
صلاح وقت یون سمجها تها مرسل — هدایت تهی اوسی منظور مرسل
سنا اب حال تو نی انبیا کا — بعینه حال هی یه اوصیا کا
هی مادبهی عثمان جو تها کا — جسی کهتی تهی یا بن ذو النورین بابا
حمیرا کهتی تهی ملعون یه خر — همیشه کهتی تهی لعن او پیر

کبھی کہتی اسی کافر کو مارو کبھی کہتی تھی سر تن سی اوتارو

سو لعنت سی صدیقہ کی ظاہر کہ تھا وہ بیتسرا ملعون کافر

اگر شاید بیان تو ہوگی ریش کبھی مومن تھا پیغمبر کا وہ خویش

نہ تھا لعنت ملامت کی سزاوار عبث کرتی تھی صدیقہ تھیہ گفتار

کہو نکا مین کہ صدیقہ تھی سیدین کہ کی عثمان پہ ناحق لعن نفرین

ہمارا ہر طرح سی بحجیہ الزام جد ہر سی قتل ہوی سو د اسلام

نہ اپنی عمر کہو حب عمر مین نہ جا ہمراہ غاصب کے سفر مین

ستمگر خواب غفلت سی نہ ہو دنگ نہ کتی کی طرح بیفایدہ بہونگ

نہ اخوان الشیاطین کی ہو سنگ ذرا غفلت سی اپنی چشم وا کر

اسی جہوٹا اوسی لعنت گرونکا تہی راضی بہر صورت گرونکا

اسی کافر سمجہ نا اور بوید اب وسپر لعن کریا نفرین

لیکن قول

یہہ قول سنی بی ابرو ہے

یہہ ظاہر مین تیری بہتان بنائے ۔ مین اوسپر کہے جواب اوسکی سنائے

ذرا تو غور سی تو سن یہہ مطلب ۔ کہ جو غالب علی ہے سو کل غالب

بزور باطنی اور ظاہری ہو ۔ باجماع قبایل ہمسری ہو

سو ایسا شخص یون ہو جائے مجبور ۔ چلی اوسپہ نہ اوسکا کچہہ ذرا زور

جواب شیعیان نیک خو ہے

لعین یہہ بات تو بی سمجہہ کہی ۔ کہ ہر غالب پہ غالب وہ ولی ہے

اوسی ہم جانتے ہین اپنا آقا ۔ مگر کہتے ہین بندہ ہی خدا کا

خدا کیسا ہی غالب اور قاہر ۔ تسلط جسکا ہی ہر شی پہ ظاہر

عدو اوسکی ہوی کفار اشرار ۔ کیا اکثر خداوندی کا انکار

کہا فرعون مرتد نی انا اللہ ۔ ہی جسکو خوشہ چین منصور گمراہ

اشد تہا کفر مین شداد کیسا
کہ کرتا تہا الوہیت کا دعوا

عدو اللہ ہی شیطان کیسا
مخالف حق سی ہی مردان کیسا

نہ تہا کیا ان پر غالب رب عزت
ملی کیون سرکشی اونکو مہلت

برائی مصلحت تہا اسنی امہال
وگرنہ تہی یہہ تینون جن پر کیا پامال

علی مخلوق سی خالق نہین ہی
مگر محبوب خالق بالیقین ہی

نبی کا خال سی کچہہ تجکو معلوم
کہ ہی تاریخ مین اسطرح مرقوم

کہ ابن ابی معیط بیحیا نی
لعین و بدترین اشقیا نی

گلی مین ڈال کر آنچل ردا کا
کیا تہا دم خفا اوس مقتدا کا

عجب کیا گر وصی کا اوسکی اشرار
گلا باندہین رسن سی آکی

نبی کو بولہب نی مارا ایک سنگ
ہوا جسم مبارک خون سی گلرنگ

ہوا خفا کب بہی اوسنی پیمبر
کیا صبر و تحمل اوس جفا پر

علی نی بہی اسی صورتسی ای کبر جفاؤن کیا بوبکر کی صبر

پیمبر کا عدو ہووی ابوجہل ہمیشہ ڈالی وقت سجدہ نا اہل

لڑی اوس سی نہ وہ صاحب تحمل صلاح وقت سمجھا سو تامل

زبونی کیا تحمل مین علی کے فواید ہین تامل مین علی کے

وہان بوجہل تہا اور یہان ابوبکر وہان تہی بی حیائی اور یہان مکر

تشفی ہووی تجہہ سنی غبی کے معارج دیکہہ لی ملاعین کے

یہہ قول سنی بی عقل و دین سے

نہ مانی تو شاید یون کہی کر تقیہ وہان کیا حضرت نی ناچار

تیری تو معتقد انی ای سیہ کار لکہا نہج البلاغۃ مین بتکرار

کہ ہین کی تین خطبہ یون سے تقیہ منع ہی [illegible] کر کسی سے

جواب با صواب [illegible] سے

غلط کہتا ہی کاذب منی یہہ مقہور ۔ نہین نہج البلاغتہ مین یہہ مذکور

ہوا اب مورد لعنت یہہ گمراہ ۔ کہ ہی کاذب کی اوپر لعنۃ اللہ

ہی اوسمین شقشقیہ خطبہ ایسا ۔ کہ جسی صاف ظاہر ہی تبرا

ثلاثہ کی بہت ہی اوسمین تفضیح ۔ ہوئی ہی اونکی بیدینی کی تصریح

تقیہ ہی طریقہ انبیا کا ۔ تقیہ دین ہی شیر خدا کا

لکہا قاضی نی بیضاوی کی اندر ۔ تقیہ کرتی تہی موسی پیمبر

خدا کرتا ہی اوسکی مدح ایکجا ۔ جو مومن آل مین فرعون کی تہا

کہ وہ کہتا تہا مخفی اپنا ایمان ۔ میری تقریر کا شاہد ہی قرآن

اگر کہتی ہو شبہ سنی نہ تم ۔ اوس آیت کو پڑہو جسمین ہی تم

یہہ قول سنی کی ابرو سے

تقیہ ڈرسی گر حضرت نہ کرتا ۔ تو کفاروں سی کاہیکو وہ لڑتا

بمقابل شامیونکی ہوٹرے کیون — نکر راپنی حق پر وہ ٹرمی کیون

جواب شیعیان نیک نصیب

جواب اسکا بہی مجبسی سن اے شافی — ہی گرچہ کفش کاری تجکو کافی
نبی کی چال پر چلتا تہا مولا — رہا ہر حال مین پیرو نبی کا
نبی ہجرت سی پہلی ای ستمکار — لڑی کفار مکہ سی نہ زنہار
چہپی تہی غار مین سلطان بطحا — تقیہ کرتی تہی مانند موسی
رہی شعب ابیطالب مین چندی — نہتی انصار جو اعدا سے لڑتے
ہوی جب مجتمع اعوان و انصار — لڑی اعدای دین سی شاہ ابرار
ایسی صورتستی کرار دلاور — نہ رکہتی تہی رفیق اور عون و یاور
جو کرتی جنگ عمر بکر لعین سی — اعانت چاہتی تہی مومنین سی
اگر چالیس بہی انصار ہوتی — مجاہد شیر یزدان کرار ہوتی

تیرنی اوس ابن نبوسفیان نے یکبار / علی کو لکھکی ایک بہیجا تہا طومار

کتابت جیسے منی بہیہ سفیان کی پسر کی

که جب بوبکر کو پہنچی خلافت / توکی تمنی خلیفه سی عداوت

زن و فرزند کو همراه لی کر / پہری هر ایک کی دروازی پہ اکثر

کرین تا ملوک امداد و اعانت / تو پہچاؤن خلیفه کو اهانت

اگر تم حق په هوتی تو مقرر / هر ایک هوتا تمهارا یار و یاور

اگر مین ساری باتین بہول جاؤن / تمهارا بہیه سخن کیونکر بہلاؤن

محمد کی جب هوا اوس شخص کا باپ / که لیجی اپنا حق بوبکر سی آپ

کہا تمنی جہل کس صاحب غم / اگر پاؤن تو کرتا هون ابہی گم

هی ابن بو الحمید ایک تیرا عالم / تمہارا کہا هی اوس سی شرمنده هیم ظالم

حکایت جیسی خلیفه بد کہی کی

سناؤن مین طرفہ حکایت — کہ جسکو سُن کی تو خوش ہووی

سیرن ملّا معین کی دیکہہ ہمراہ — کتاب متقی سی ہو تو آگاہ

لکہا ہی یون کہ احمد قبل ہجرت — بہت کرتی تہی مخفی امر دعوت

مگر بوبکر یون کہتا تہا اکثر — کرو اظہار دعوت یا پیمبر

بہت اس امر مین کرتا تہا اصرار — مگر ختم الرسل کرتی تہی انکار

غرض کی اوسنی پی ہم بہت منتہا — کہ اب کیجی خروج اتی شاہ بطحا

ہوئی راضی رسول پاک طاہر — نواحی مین ہوی مسجد کی ظاہر

ابوبکر ان کر مسجد مین اودم — لگا ایک پڑے نی خطبہ شاہ خرم

کیا کفار نی حملہ جو یکبار — تو بس بوبکر پر پڑنی لگی مار

کیا ابن ربیعہ نے بڑا جو — نکالیں جوتیان پا و نسی فی الفور

لگا بوبکر کی مُنہ پر لگانی — وہ بیچارہ لگا پاپوستین کہانی

ترا تھر زور زور ایسی لگائین کہ اوسکی ناک اور انکھین سُچ بٹین

ہوا یہہ سُنوج کر اُپلا سا یکبا برابر آگی بینی کی رخسا

یہان تک ترجمہ تہا بی تکلف اب آگی شاعر و نکا ہی تصرف

کہ تہی اون جو بتیو منین نعل بتن ہوا مہنہ مثل جوبلا نگاہ توسن

او کہڑائی تہی مینخ اور نعل سا کی نظر آتی تہی مہنہ پر چاند تا کی

ہوی تہی سوچ کر یہہ ناک چوڑے کہ جیسی نکلی جو تر بیر بیتو ڑے

نہ تہی جہری پر بینی مبر گ کہ اولٹی جوتی سر پیٹھیا تہا بیگ

ہوا تہا سوچ کر یہہ ایسا دم سم کہ انکھین دو نو بالکل ہو گئین گم

نہ ڈاڑہی تہی نہ موچھین تہین نہ خط تہا خمیر اسا وہ مہنہ سو جا فقط تہا

اگر تہا کال ہر یک کا وو دیدہ تو تہی مندیل تلعون کے رفیدہ

ٹہر ہی جا پرو نظر فسی سر تبرد ہو بگڑ کر ہو گیا عمامہ بیڈول

ہوا

وہ تہا لال منہ جیسی چقندر | کہڑا تہا بہیڑیون مین ہو کر بندر
کہانکا خطبہ تہر تہر کانپتا تہا | کہڑا کتی کی صورت ہانپتا تہا
چہوڑا انیکو کب اتی تہی سمجہ | کہان دندان سگ اور کو پشت خر
کہان تک کہئی بہی اور لطیفہ | غرض سچا کی صورت تہی خلیفہ

یہہ قول سنی بی ابرو سے

حسین ابن علی بہی کربلا مین | بہتر تن سیتی پڑ گئی تہی دغا مین
تقیہ وہان بہیطاہر وہ جو کرتے | تو کاہیکو مصیبت مین وے پڑتے

جواب شیعیان نیک خو سے

یہہ شبہہ بہی تیرا باطل ہی آخر | جواب اسکا یہہ ہی کس لن دہر کر
کہ جتنی انبیا اور اوصیا ہین | ہمیشہ تابع حکم خدا ہین
باوصاف حمیدہ متصف ہین | تکالیف انکی باہم مختلف ہین

کہ یحیی اور پدر یحیی کا مقتول ‌ ‌ ہوا راہ خدا مین کیسا مقتول

چھپی کیون غار مین ختم النبین ‌ ‌ ندی راہ خدا مین جان شیرین

خلیل اللہ تھا کیسا پیمبر ‌ ‌ کیا جسنی پسر قربان داور

کی احمد نی کیون اسطرح رفتار ‌ ‌ بچائی ذبح سی کیون آل اطہار

جواب اسکا تو کیا دیوی کا انجام ‌ ‌ سوا اسکی کہہ دی احمد کو الزام

حقیقت مین یہہ تیری طعن مردک ‌ ‌ پہنچتی تہی رسول مصطفی تک

غرض در پردہ اب تو ابی ستمگر ‌ ‌ لگا ہے طعن کرنی مصطفی پر

محبت کا عمر کی یہہ ثمر ہے ‌ ‌ کہ اب تو طاعن خیر البشر ہے

تیری اسلاف بہی تہی چور ہمیشہ ‌ ‌ کہ طاعن انبیا پر تہی ہمیشہ

خطائین انبیا کی کر کی اظہار ‌ ‌ صحابہ کی بدی کرتی تہی ہموار

یہہ قول اسنی بی عقل و دین ہے

سن

سُنین المردک تقیہ نا روا ہے — کہ شرعاً جھوٹ کہنا کب بجا ہے

جواب با صواب مومنین سے

نہ کہہ مردک تقیہ نا روا ہے — کہ بعضا ومیں یو بک لکھیہ کیا ہے

تیرا وہ شیخ سعدی جو ہی معتبر — گلستان جسکی تو کرتا ہی ازبر

وہ کہتا ہی جو سچ ہو فتنہ انگیز — تو اوسی جھوٹ بہتر صلح آمیز

یہہ قول سنی بی ابرو سے

تقیہ ہی منافق کی نشانی — سو تو ہی ہیکا ملعون اوسکا ثانی

جواب شیعیان نیک خو سے

کلیم اللہ نبی کی ہی ای فلانی — ہمیشہ با تقیہ زندگانی

ہوا تو سامری سی کیوں موافق — الکا ہو سی کو کہنی کیوں منافق

یہہ کلمہ ہی منافق کی نشانی — ہوا ملعون تو ثانی کا ثانی

بگڑھان یاد ای مجکو وہ بات | کہ کہتا تہا عمرکا ایک بدذات
وہ ساحر اور تو کو سالہ ہی اوسکا | وہ سسرا اور تو سالہ ہی اوسکا

یہہ قول سنی بی عقل و دین سے

تقیہ کر کی تو جاتا حج کو | خدا سی مکر ہت تیرا برا ہو

جواب باصواب مومنین سے

تقیہ کو نہ ٹہرا مکر فاسق | کہ ہی حکم الہی کی مطابق
پڑیگا تہلکہ مین وہ بیہولا | جو لاتلقوبایدیکم کو بہولا
تقیہ آپ تو کرتا ہی ملعون | کہ خوف قتل سی ڈرتا ہی ملعون
نہ لکہا مثنوی مین نام اپنا | پڑا تجہہ پر ہی یہہ الزام اپنا
چہپایا نام کیون تونی بتا تو | تقیہ اور یہہ کہتی ہین کسکو

یہہ قول سنی بی ابرو سے

بیان

وہاں بیعت جو کی حضرت علی نے   خوشی کی ساتھہ کی تھی اوس نے

جواب شیعیان نیک خو سے

بخاری او مسلم مین ہی لکھا   کہ جبتک رہی دنیا مین زہرا

نکی بیعت علی مرتضی نے   اسی صورت سی کذری تھی مہینے

او تھی دنیا سی جب خاتون جنت   تو کی بوبکر سی حضرت نی بیعت

کرین عالم تیری اظہار اجبار   کہ تہا حضرت کو تا ششماہ انکار

تو کہتا ہی خوشی سی کینہی تھی بیعت   تیری اس دین اور ایمان پر لعنت

یہ قول سنی بی عقل و دین سے

دلیل اسکی ہی میری پاس محکم   کہ جسکو ہند مو سنکر تیرا دم

غنایم لیتی مین او تھی سفر مین   وباہم دلسی رہتی تھی حضر مین

وہ آپس مین سراسر یون تھی باہم   کہ جیسے جند تن ہوتی ہین ہمدم

جواب شنعیان نیک خو میے

سن اے کہ دینی یہہ باتین ناروا ہین — ولیکن پوچ ہین باد ہوا ہین

امام عصر بیشک مرتضیٰ تہا — وہ سب پر جانشین مصطفےٰ تہا

غنائم مین تصرف کیون نکرتا — امام و مالک و مولا تہا سبکا

ثلاثہ کی فضیلت اسمین کیا ہے — عبث مردک تو واہی بکر رہا ہے

ثلاثہ گہر سی نکلی کس سفر مین — سدا مارا کیئی ہین کونے گہر مین

گئی تہی کب سفر مین سات حیدر — حذر کر پوچ کہنی سی مچہندر

اگر بالفرض ہوتی ہم سفر بہی — ثلاثہ کی نہ کچہہ تہی اسمین خوبی

نبی کی ہم سفر تہی کیتنی فاسق — رہی لیکن بنافق کی منافق

علی کو النبی تہی واللہ نفرت — ہمیشہ بہیجتی تہی ان پر لعنت

صحیح مسلم ایک نسخہ ہی مشہور — کہ ہین جسمکی حدیثین تجکو منظور

اوہن

37

روایت ہی عمر کہتا تھا ہر دم | یہ عباس و علی سی ہو کی برہم
کہ تم بو بکر کو کب جانتی ہو | مجھی اور اوسکو کاذب جانتی ہو
ہمیں سمجھی ہو غادر اور خاین | نہیں ہیں ایسی ہم واللہ لیکن
یہ سنکر چپ رہی عباس و مولا | دیا اوسکو جواب اسکا نہ اصلا
سکوت شاہ سی ظاہر ہی یہ بات | کہ سچ مچ جانتی تھی اوسکو بد ذات
بھلا جنکو کہ کاذب جانتی ہوں | اور اپنی حق کی غاصب جانتی ہوں
رہیں گی اوسنی ہمدم کسطرح سی | محبت ہو کی باکسطرح سی
کریں کی لعن اوسپر بلکہ دن رات | جو کاذب اور خاین ہوں بد ذات
اگر شاید کہی اسچا تو ای خر | نہ کاذب جانتی تھی اونکو حیدر
خدا نی لعن کی ہی کاذبوں پر | غرض لعنت ہی تیری صاحبوں پر
کہونکا میں عمر ہی جب کہ کاذب | علی پر افترا کرتا تھا غاصب

کیا بہتان علیؑ پر سنیوں نے　　غرض صرح جھوٹا وہ شقیوں نے تراشے

یہہ قول سنی بی عقل و دین ہے

اونہین کی نام پر بیٹوں کی اپنے　　رکھی تہی نام سو خوشحال اونسنے

بزرگوں کا نام بہی اپنی پسر پر　　رکھی ہی منصفو کوئی بنا کر

جواب باصواب مومنین ہے

ہین اکثر نیک و بد ہمنام آخر　　ہنو کا نام پر الزام آیے آخر

عمر ہی سنیوں کا ایک تو مہبر　　دوم ہی متعلا سبط پیمبر

ہی اسم ابن ابو سفیان خونخام　　عرب مین بہی یہی تہا کتنوں کا نام

بہت سے سنیان بی ادب ہین　　کہ شیعہ سی علی کی ہم لقب ہین

خوارج سی بہی ہین سنی ہم نام　　اسامی سی بہلا کیا کام سنی

ذرا تو دیکھہ تو اپنے محدث　　کوئی ہی شمر و کوئی سیث حارث

38

یہی تیرا بانیر یدا ایک پیرا انجام | نیر یدر ہویسہ سی حنفی ہمنام
نیطنہ سی کہ یوں ہو شہکو نیطو | کہ اکثر ہو براہ اونکی مدکو
رکہی بیٹون پہ اپنی اونکی سیما | کہ بر پرہ کری اونسی تبرا
لکہا سیخوارجی تہا ایک سوا شام | کہ تہی سبطین سی ابن وسکی ہمنام
عداوت بہی جو سبطین سی سے | ہمیشہ یاد کرتا تہا بدی سے
خلاصہ یہ بالاصالت نام ہین خوب | ہسمی گرچہ ہون سیدین معیوب

یہہ قول سنی بی عقل و دین سے

اسی تو جانیے ہین مرد و زن | کہ حضرت فاطمہ نی وقت مردن
وصیت کے بہی اپنی وارثونکو | بوقت شب مجہی کم دفن کیجیو
کہ تا قیامت نہ دیکہی کوئی میری | نہوی قبر پر بہی کل کی دسر سے
جنازہ بہی نہ اپنا جو دکہاوی | سو وہ کیونکر بہلا مجمع میں آوی

جواب باصواب مومنین پے

خبر ہی تجکو کچہہ ای بی حمیت — کہ کیون زہرا نی کی تھی یہہ وصیت

سبب اسکا نجانی بی اگر نہین ہی — زیادہ اسنی ظلم و جور کیا ہی

کہ تہی بوبکر پر ایسی غضبناک — نہ بولی زیست بہر معصومہ پاک

بہلا جو اسقدر ازردہ دل ہو — جنازہ پر بلاوی کیون نکر اوسکو

ستم سہتی نہی سہتی جو کہ مر جائے — وصیت اسطرح سی کیون نہ کر جائے

پس از مردن بہی تہی ازبسکہ بیزار — کہا دیکھی نہ مرقد میرا اشرار

سبب مجمع مین ایکا بہی سن تو — کتاب جوہری دیکہہ ای سیہ رو

کی تہی او سپر حجت کرنی اتمام — یقین ہی لازم و واجب تہا یہہ کام

سو تو کرتا ہی استبعاد ای سبحا — جمل کا ماجرا کر یاد اسجا

کہ تیز ہی عائشہ صدیقہ کیسی — سوار اشتر پہ ہو لڑنیکو نکلی

ڈہی نفس پیمبر سی وہ جاکر — کہ جسکی حرب تہی حرب پیمبر

بہلا کی کسنی ایسی سچپایٔ — زیادہ اس سی کیا ہووی برایٔ

طلب کرنیکو حق زہرا جو جاوی — تو او سیبر طعن تو ناحق سناوی

نہ سوجہی عایشہ کی سچپایٔ — تف ای ناپاک بو سفیان کی بہایٔ

تعجب کے جلہ تو دم چرا وی — جہان گہٹکا نہو بلکہ بہت جاوی

یقین ہی نسب مین تیری خامی — مقرر ہی تو حیفی یا حرامی

تیری کیا ما عایشہ کی تہی خالا — و یا بو بکر کا لکتا ہی سالا

جو ہی یہہ فاطمہ سی تجکو کینہ — کمینہ ہی تو ای مردک کمینہ

یہہ قول سنی بی عقل و دین مے

رہی تقریر تیری تیسرے جو — بسر ایا یوح ہی معنی ہوی وہ تو

امیر المومنین با ان جلالت — سوا اوسکی بیٹی جہنین کو ملت

زبردستی نہین ہی چھین سکتا — کسی تک پس کی بیٹی کو بیچتا

یہہ تیری منہہ سیتی کیونکر نکلتا — بشان حیدر و آل اطہار

ہوی معلوم تیری تو محبت — محبت سی یہی لو اسپر لعنت

اری ای رافضی سست کر ادا — پیمبر اور علی ہین تجھسی بیزار

جواب باصواب مومنین سی

تو کیا بکتا ہی کر دل مین ذرا فکر — زبردستی کا ہی کیا اسجگہہ ذکر

ہوا ہی باتقدم مین بیان سب — کیا ہی ماجرا [illegible] عیان سب

ہین معنی جبر کی اکراہ حیدر — کہا نسی چھپنا سمجھا تو ای خر

نہ نکلی کی ہماری منہہ سی یہہ بات — مگر ہین مفتری سنی ہین بد ذات

سناؤن لونکی تجکو بیحیائی — علی سی کرتی ہین کیا کیا برائی

لکہا ہی ویسہ ابن حجر نی — روایت کی ہی شیطان کی پسر نی

عمر نے جب کیا پیغام شادی ‎ ہوا راضی نہ وہ عالم کا ہادی

عمر سے عذر صغر سن کا لایا ‎ نمانا عذر اوسنے بہر بلا لایا

پہر پیغام اوسکا پہرایا علی کو ‎ کہ میں دیکہونگا میری پاس بہیجو

علی نے ہوکے مضطر آخر کار ‎ اوسے بہیجا عمر کی پاس لاچار

اور استیعاب میں یوں ہے محرر ‎ کہ جب بہیجا اوسے حیدر نے جاکر

کیا تب کشف ساق یا عمر نے ‎ معاذ اللہ کیا جہوٹے ہیں بہوٹے

علی کی ہتک واجب جانتے ہیں ‎ پیمبر کو شقی کب مانتے ہیں

پیمبر کو جو ٹہراتے ہوں مغلوب ‎ کہ غالب تہا ابو العاص اور عروہ

کہیں کیونکر نہ حیدر کو یہہ بدخو ‎ کہ ثانی نے کیا ملجا علی کو

یہہ خود لکہتے ہیں سب اونکی کتب میں ‎ پہر اولٹے ہم پر ناحق اعتراضیں

خوارج سے یہہ ہنسی کم نہیں ہیں ‎ جہے دشمن علی کی یہہ لعین ہیں

علی کی کسطرح کرتی ہین تحقیر　　عمر کی خوبیان کرتی ہین تشہیر

معاذ اللہ کی کیا افتری ہین　　یہہ سب اونکی کتابون مین بہی ہین

حدیثین دیکہنا کیا وضع کین ہین　　کہون کیونکر مسلمان اہل دین ہین

پیمبر پر بہی کیسی کیسی بہتان　　بناتی ہین یہہ ملعون شکل شیطان

صحیحون مین یہہ کرتی ہین روایت　　کہ جسمین ہتک احمد کی نہایت

کہ کاندہی پر چہڑاکر عایشہ کو　　دیکہایا ناچ مردونکا کہ خوش ہو

دیکہایا ناچ اوسی حضرت نے تا دیر　　لگی پہر پوچہنی کیون ہوچکی سیر

کہا اوسنی ابہی سیری نہین ہے　　اوترنی مین خوشی میری نہین ہے

یہہ رقاصون سی کی احمد نی گفتار　　کہ ناچی جاؤ تم ٹہرو نہ رہنا

ابہی للّٰو تماشا دیکہتی ہے　　تمہارا رقص کرتا دیکہتی ہے

رہی اسوار وہ کاندہی پہ دیر　　کہا لو اب اوتارو مین ہوی سیر

چھچھوندر گھوس خوچی خرس لنگور — گجائی کنکھجوری سانپ زنبور

غرض ہین جتنے حیوان غیر خنزیر — حلال اون سبکو کہتا ہی وہ پیر

نجس کہتا ہی سور کا فقط گوشت — سمجھتا ہی روا یہہ دم و پوست

غرض کیا کہی سب کہو مالک اسی — فقیہو نہین تیری کوا ہی مالک

یہہ ہی تفسیر مین رازی کی تحریر — امام اعظم تیرا کہتا ہی یہ پیر

کہ اعضائی وضو سی جو گری آب — نجس ہی وہ یقینی مثل پیشاب

ملاقی ہووی جس پانی سی کافر — نجس ہی گر نہین ہی پاک طاہر

یہہ کہتی ہین جو ہو شہوت سی عاجز — مٹھولی مارنی ہین اوسکو

یہہ جامع مین لکھی ہی رمز آخر — تجھی لازم ہی کرنا اوسکا باور

کہ بعضی خوشہ چین بوحنیفہ — رقم کرتی ہین یہہ طرفہ لطیفہ

ہی استنجائی غایط کی یہہ تدبیر — کری آوہکلی دیر مین بہر تطہیر

تیرا جو پیشوا ہی ابن حنبل ‏ مجسم حق کو سمجھا ہی وہ جاہل

یہہ ہی شرح بخاری میں لطیفہ ‏ کہ بعضی پیروان بوحنیفہ

یہہ کرتا ہی بیان وہ ایسا بیتیا ‏ کہ ہوتا ہی خدا کا جسم ایسا

جو بیٹھا ہی ازل سی جا کی اوپر ‏ تو چڑہتا ہی سب عرش منور

خبر رکھتا ہی تو کچھہ اپنی دین کے ‏ نکاح اماں سی بہی کرتی ہیں سینی

جلال الدین سیوطی تہا وہ پیر ‏ وہ یوں تاریخ میں کرتا ہی تحریر

کہ ہارون الرشید بد مست بد ذات ‏ لگا اسوار ہونی ماں پر اک رات

وہ مدخولہ تہی ہارون کی پدر کے ‏ لگی پڑنی نظر اوسپر کسی سے

کیا ہارون نے اوس عورت سے اظہار ‏ پدر کو تہا تیری مجہسی سروکار

مگر ہارون پر تہا نفس غالب ‏ یہہ سنکر ہوا وصلت کا طالب

لگا تجویز کرنی دل میں وہ کید ‏ کہ میری ہاتھہ سی جاوی نہ یہہ صید

ابو یوسف

لگی پھر ہنسنے اونکو یہہ سنانے
سنہا کہ اپنا لگی اوسکو جتانے

مین کبکی سو چکی تہی بہلسی سیر
مگر اسواسطی کی جان کر دیر

کہ دیکہون مے انہین کتنی ہے خارہ
نہایت پیار تہا اللہ اللہ

یہہ ہی انصاف کی جا ای عزیزو
زرا منصف ہووے صاحب تمیزو

وہ پیغمبر جو ہووی سب سی بہتر
دیکہاوی ناچ وہ جورو کو لاکر

اوسی کتف مبارک پر چڑہاوے
غضب ہے ناچ مردو نکو دکہاوے

بہلا اس جہوٹ کا بہی کچہہ ٹہکانا
کہ پیغمبر اوسی سنوای گانا

غرض سنی ہین سب بہڑو نکہٹو
سدا اٹہتی ہین یہہ جہگڑے نکلے ٹٹو

زبس بی ننگ و غیرت ہین یہہ ناپاک
کرین کیونکر نہ تہمت شاہ لولاک

عمر کی لعن پر ہووی ہین کڑوے
مگر ٹہٹی یہہ ہین پیچو کی بہڑوے

صحاح ستہ مین معتبر ہین یہی
یہہ وہ ہین لچ باتین سر بسر ہین

نبی کو جب کے کر ہو فضیحت | تو پھر حیدر کی ہی کیا چیز ذلت

غرض اس دین او مذہب پر لعنت | تف ای سنی تیری مشرب لعنت

نکر اسلام کو بدنام ناپاک | نہ بی ایمان کا تو نام پایا

ارای خوارجی سست اکرزار | پیمبر اور علی ہین جسی بیزار

یہہ قول سنی بی ابرو ہے

محبت کا نمونہ تیہہ ایک اور | سناتا ہون سنی کر تو بصد غور

حسین ابن علی کی غم مین جو تو | سیہ پوشی کرہی ہی ای سیہ رو

سن ای کیدی یہہ پوشش ناروا ہے | یہہ فعل شامیان سبحتا ہے

سیہ پوشی کیا کرتا تھا فرعون | نصارا غم مین کرتی ہین یہہ یون

کیا کرتی جو ہوتا خوب و بہتر | تمامی آل و اصحاب پیمبر

جواب شیعیان نیک اختر ہے

سیہ پوشاک سی سامان غم کا | نشان ہی سوک اور درد و الم کا
سیہ پوشی مین ہی کیا عیب کہدے | سیہ پوشوں کو نکو بد مت کہہ یزیدی
کہ بیت اللہ رہتا ہے سیہ پوشش | تیری ہین کعبہ رو گر کیو چشم اور گوش
خلیفہ تہی جو عباسی ستمگر | او لو لا فراو نکو کہتا ہی لوا ی
سیہ پوشش نہتی نہی ہمیشہ | کتابین دیکھہ تو انہی جو ہر پیشہ
فتاوی سی جو عالمگیر ای خیر | ہی اوس نسخہ مین یہہ مضمون تحریر
برائی تعزیت ہونا سیہ پوش | ہی مردونکی لئی مکروہ کر گوش
مگر عورات اگر نہین تو لایاس | سیہ پوشی کرین بی وہم و سواس
کراہت کا ہوا بالفرض اثبات | نہی جائز نا روا مت جان بد ذات
سیہ پوشی مین تو یہہ راک لایا | قضا را اہل ایمان کو بتایا
بہلا ہم پوچہتی ہین تجسی بہتا | کہ تو او زیر مرشد تیری بد ذات

یہہ کپڑی کیوں روی ہین کیوں نکالتے — اتنیتونکی سی سچ ہین کیوں بناتے

عدو خیر البشر کی ال کی ہین — یہہ کافر جو کیونکی بالکی ہین

ہوی پیرا کیونکی جا کی حیلی — چہڑی ہین تیم کی اوپر کریلی

ہوی ہین سب پہ تو یہہ تسی تنک — انہین اسلام کا کیا پاس ور ننگ

لنکوٹی کا تہ ڈمین او شاہ خب — سکٹ دنیا ہین او ر دنیا تسی تب

عجب پیر کیونکی سا تمک لائے — یہہ پوشش تم کہا لسنی مانگ لائے

نبی کی بیٹی دہی ہا ال نبی نے — ویا رنکو اکی دہی مولا علی نے

اگر ملعون عمر بی دہی تہی تو ٹھیک — وہ منکو اودیکا اب در تمہین بہیت

مکر اونکی نتہی غرق لنکوٹی — کہ اونکی اتنی مقعد تہی نہ چہوٹی

یہہ قول سنی بی عقل و دین سے

بجا کر ڈہول کیون کرتا ماتم — یہہ ہی شادی و یا کرتا ہی تو غم

جواب با صواب مومنین سے

نہ دی تو تعزیہ دارون کو الزام ۔ بجاتی ڈھول ہین اسواسطی عام

یہہ ڈرتی ہین کہ ہین بد ذات سینے ۔ تبا دیتی ہین انکی رات سینے

علی اور فاطمہ کا حق ہٹایا ۔ ثلاثہ کو خلیفہ کر بٹھایا

کہین ایسا نہو یہہ بد ارادت ۔ چھپا ڈالین شہید انکی شہادت

مٹا دلین غم شاہ شہیدان ۔ کرین یہہ اہل باطل حق کو پنہان

یزید روسیہ کی ہو کے حامی ۔ کرین مشہور اوسکی نیک نامی

کہ ہی وہ بہی تو انکا پیر زادہ ۔ اوسی کر دین عمر سی بہی زیادہ

یہہ قول سنی بی آبرو سے

الاپی ہی تو حسرت مرثیہ مین ۔ روا کب شرع مین ہین ایسے باتین

پڑھی ہی مرثیہ یا تو ہی گانا ۔ رولاتا ہی ویا تو ہی رجھاتا

جواب شیعیان نیک خو ہے

نکمہ دہریت اہی اے ہی دوم کی کوز | جلانی کی نبایا ہی تیری سوز
اگر کانی تو اے مابون قوال | ابہی تو ناچیا اتا تجھی حال
برولا ہی ہین سبہونکو مرثیہ خوان | نکر تو سنکدل کب ہوے کا گریان
نہ تو پہتر تسبیح کا یقین ہے | کہ تیری دلمین مخفی نازنین ہے
تیراجی جا ہتا ہی کوی کاوے | بجی ڈہولک تو اوٹھہ کر حال لاوے
کبہی ناچی کبہی رومال جہٹکے | کبہی چک پہریا ہے لی کی ٹٹکے

یہہ قول سنی بیعقل و دین ہے

سراپا مرثیہ مین جہوٹ بہتان | بنائی اہلبیت او پر یہہ طوفان
کہ جسمین ہو ہتک اہل حرم کے | حمایت اوسمین ہو اہل ستم کے

جواب با صواب مومنین ہے

یمن

43

میان حسان کا ایک مرثیہ ہے ۔ فدک لینی کا ذکر جسمین کیا ہے

جلا ہی سنکے وہ مضمون بے پیر ۔ کہ اوسکی پیر کی ہوتی ہی تحقیر

کہان کہہ سکتی ہین وہ مرثیہ کو ۔ جو دی ہین ذلیتن آل نبی کو

یہہ کہتا ہی کہ ہی سب جھوٹ بہتان ۔ یزیدی ہی یہہ شیطان ابن شیطان

اسی یہہ فکر عیب اونکی چھپاوے ۔ سکو نکو اپنی لعنت سے بچاوے

بزرگونکی رعایت کر رہا ہے ۔ یہہ در پردہ حمایت کر رہا ہے

عبید اللہ ہی اس خر کا دادہ ۔ ہی الفت اس سبب اوسی زیادہ

چچا ہی ابن ملجم اوس لعین کا ۔ جو قاتل تھا امیر المومنین کا

چچی اوسکی تہایث بہی جمیلہ ۔ وہی ساری قبیلہ کی قبیلہ

چلی یہہ مرثیہ سنکر نہ کیونکر ۔ کہ اونکی عیب کھلتی ہین سراسر

نہین ہی ہتک اہلبیت اصلا ۔ کہ اونکی صبر کا ہی کہ مرجا

بیہ قول ہی سنی بی عقل و دین سی

نہین مداح تو آل عبا کا ۔ بنا ہی بہاٹ تو اہل جفا کا

جواب با صواب مومنین سی

مورخ روضتہ الاحباب والا ۔ تیرا بیہ اسطرح کرتا ہی کالا

کہ تیرا پیشوا شیطان کا نانی ۔ بنا ہی جسکا تو بہاٹ اپنی فلانی

قریشونکا بنا تہا بہاٹ وہ خر ۔ بیان کرتا تہا اونکی مدح اکثر

پڑہا کرتا تہا لوگو ملین وہ بد ذات ۔ مناقب اور مدایح اونکی دن رات

قریشونکا وہ بہاٹ اوسکا تو ہی بہاٹ ۔ نہ ای سکے شیعہ خوانونکا کچہ ہاٹ

عمر کی جفا آل عبا پر ۔ کیا بہتان ہذیان مصطفی پر

سو اوسکی مدح تو کرتا ہی بد ذات ۔ عیش کرتا ہی اپنی صرف اوقات

نہین مداح تو آل عبا کا ۔ بنا ہی بہاٹ تو اہل جفا کا

مرہم

یہہ قول ہی کسی بی عقل و دین سی

اگر یون فی المثل ای مرد کج خو | تیری بیٹی بہن کا کوئی اگر
بہ پیش مرد و مان لیوی اگر نام | خفا ہو وسکو تو دی ویکا دشنام

جواب با صواب شیعہ سنین سی

عجب اُلّو کا پٹھا ہی یہہ سنی | بھلا کیا نام لینی مین بو زنی
کلام اللہ مین مریم کا ہی نام | خدا کو اب لگا دینی یہہ الزام
لگا اب بولنی بر عکس تنزیل | بریلی مین ہو اطاعت عزازیل
ہوا ہی قصہ بہی مریم کا مذکور | زنا سی متہم کرتی تہی مقہور
اگر مریم کی ہوتی اسمین تحقیر | تو کیون تحریر کرتی اہل تفسیر
کتابون مین حدیثون کی ہر یک جا | لکہا ہی نام تیری عائشہ کا
کتب مین تیری ہر جا اسکا | ہی اسمین ہاجرہ و حوّا و سارا

پهر یه قول سنی بی آب رو هی

کہی کر تو لہذا سی یہہ حرکت — کہ تا لوگو نکو آوی اسی رقت

رو اکب مرثیہ ایسا ہی کذاب — کہ جس سی جائی سب اوس شہ کا اداب

جواب شیعیان نیک خو هی

نہو کی مرثیہ مین شہ کی تحقیر — کہ ہی ہر جا بیان صبر شبیر

ہوئی ہین جو رجو جو انبیا پر — سلف سی ہین کتابون مین محرر

دیا امت نی کیا یحیی کو آزار — کیا قتل اوس نبی کو آخر کار

کسی مرسل کو آتش مین جلایا — کسی پر ظلم کا آرہ چلایا

ستم تہا نوح پر اور لوط پر جور — کئی ہین انبیا پر سر بسر جور

کیا اہل سیر نی یہہ جو تحریر — نہین کچہہ انبیا کی اسمین تحقیر

مصیبت مرثیو مین بہی بیان ہی — فضیلت شاہ کی ہر جا عیان ہی

بکرتی اہل سنت کو یہہ علت / کہ جسکی دوست ہووی اوسکو دولت

فضیلت مین ابوبکر لعین کی / یہہ کچہہ تحریر ہی ملا لعین کی

کہ اوسنی جوتیان مسجد مین بکرتین کہتا / دو دوستی مہنہ پہ کافرنی لگاتا ہین

فضیلت جوتیان کہانیکی دیکہو / بزرگی مہنہ کی سُجوانیکی دیکہو

خلیفہ جسکو ٹہرا دین یہہ یاری / فضیلت مین کرین یا تون کاری

نہ تہی کیا اور دنیا مین فضیلت / جو مرشد کو کیا ایسا فضیحت

وہ تہا سرکردۂ اہل تقیہ / نہ رکہا حیف اداب خلیفہ

غرض یہہ چار یاری بہی عجب ہین / کیا رسوا اوسی کیا بی ادب ہین

یہہ قول سنی بی عقل و دین ہے

بوقت مرگ اپنی اقربا کی / برائی درد و وقت اور بکاکی

کو او دہریت گئی کیون نکرتا بہنین غم / بجایا جن بہنین کیون نکرنا ماتم

وہان تو یہہ لئی رقت کی سامان — اور اپنی صدمہ سی اڑ گئی ہون اوسان

محبت واقعی تجہہ مین بڑہی ہے — تہوڑی سی افضی تجہپر بہوی ہے

جواب باصواب مومنین ہے

تیری جو سیر گذرتی ہین بلشتی — نظام الدین و خسرو و قطب چشتی

ہوئی فی النار جس تاریخ وہ غول — ہوا ہی عرس اون اون کا معمول

ہر ایک کی گور پر لگتا ہی میلا — زنا کا رونکا وہان ہوتا ہی ریلا

کلا نوت جاتی تک دہرتی ہین گانی — ایس ازن مردان بہی ہین اوسکو رجہانی

کہین قوال گاتی ہین ترانی — کہین لڑتی ہین بہکر کچہہ زنانی

ہین جتنی کسبیان کرتی ہین مجرا — کہ ہر ہو رک سی حضرت کا مجرا

کوئی گاتی ہین ڈہولک کو بجا کر — مشایخ ناچتی ہین حال لا کر

ہر ایک جا کر زیارت کی بہانی — زنا کرتا ہی ہٹرو تکلی سہرانی

مشائخ جا کی کرواتی ہین اعلام ۔ کہ اوس جا کون کر سکتا ہی بدنام

سبب شادی کا یہہ ہوتا ہے اور اک ۔ کہ ٹہروا مر کیا عالم ہوا پاک

ہوئین نزدیک جب بارہ وفاتین ۔ تو ہین شادیکی دن عشرت کی راتین

ہی دلی مین قدم حسین جا نبی کا ۔ وہان ہے جوشش اون روزون خوشی کا

دہری ہین نوبتین ہیئی ہجوم برپا ۔ جدہر دیکہیہ تو ہی سامان طرب کا

ہزارون نڈیان لاکہون ہین لونڈے ۔ اودہر نازکیان اوس سمت لونڈے

کہین تو نقل کرتی ہین اکٹہی بہانڈ ۔ کہین انداد ہرتی ہین سبہی سانڈ

ہر ایک جا خانکی دلی مین اکر ۔ سر رہ بیٹہتی ہے چلمین لگاکر

عیان چلمین سی یون ہر ایک رخ ۔ کہ ہو فانوس مین جون شمع روشن

ہزارون عشق کی ہوتی ہین پابند ۔ پڑی پہرتی ہین پروانونکی مانند

مشائخ ڈہاڑہی والی پان کہاکی ۔ کہڑی ہین انکہون مین سرمہ لگاکی

پڑے نہی کاند بہون پر شنکر وی د و تیتے ۔ توہین کی کل سی پیشانی پہ کہنے

سرون پر ٹوپیان کدڑ بگی ساتے ۔ کلو لمنین کاٹہہ کی تسبیحین کالے

کوئی سنی ناصری کر دلمنین ڈالے ۔ کہین بیٹہی ہین فخرالدین والے

کہین حضرت کمہار نبی والی یا وہ ۔ غرض بکڑا ہوا آو بیکا او

وہ لبنی ڈہاڑیان ٹیپی صفا حسیت ۔ مگر سب امردونکی ہیات غیبت

کہڑی توندونکو کیندی بہا پہنتے ہین ۔ ٹڑی کہو ٹڑیکی صوت تا تاتی ہین

مگر ساتہہ اونکی مردم ذکر اہا ۔ لگی جسبطر حسی مردیکو کہرا

سبب انکی خوشیکا یہہ تہا ظاہر ۔ موئی یعنی رسول پاک طاہر

خلافت پچہی بوبکر لعین کو ۔ کیا محروم امیرالمومنین کو

خلافت کی خوشی تمکو بڑی ہے ۔ تہوڑی سی سینو تم پر ہو پڑی ہے

خوشی سی رو رہا شورہ بہی تمکو ۔ کرو کیون غم محرم کی دہم کو

تمہارا شیخ جیلانی وہ عامی — رقم کرتا ہی غنیہ مین حرامی

کہ عاشورہ کی دن سرمہ لگاوے — یہہ دن ہی عید کا تم غم نکہاوے

کرو مت سبط پیغمبر کا ماتم — کہ ہی بوبکر سی رتبہ مین وہ کم

دوشنبہ کو ہوا بوبکر لیکن — نہین کرتا ہی ماتم کوئی اس دن

وہ تہا افضل حسین بن علی سے — وتہا اکمل حسین بن علی سے

نہ عاشورہ کو بہی زاری کرو تم — نہ اوسکی تعزیہ داری کرو تم

یہہ قول دستگیر سنیان ہے — سراپا جسکی بدعتی عیان ہے

یزید ردیہ کا ہی طرفدار — ابوبکر لعین کا کفش بردار

عدو ہی خاندانی مصطفی کا — معاند ہی شہید کربلا کا

یہہ حسنی ہی غلام اوس بیحیا کا — وہ آقا اوسکا ہی یہہ اوسکا کا

خوشی کرتا تہا عاشورہ کو وہ — یہہ مرتد ہی چلا اوسکی چلن پر

اسی منظور سی کینچی وہ تدبیر — کہ اوٹھہ جاوی جہان سی ماتم شبیر

نہ کوی تعزیہ لی اور نہ روے — نہ کوئی شہ کا ماتم دار ہووے

محرم کی دہم کو ناچین گاوین — کرین پہر کہار دین اور حال لاوین

جو مومن ہین وہ یہہ کب مانتی ہین — غم شبیر واجب جانتی ہین

او ہنین غم کب ہو مرگ اقربا کا — جنہین ہو عشق شاہ کربلا کا

مری فرزند اگر تو بہی رووین — کہر اونسکو بکی نا بیجا نہ کہوین

مگر مجلس مین حاضر ہونگی مغموم — کرین زاری برای شاہ مظلوم

خوشی ہو قتل کی دن جو کہ کمرا — کہین لے اوسکی اوپر لعنت اللہ

تیری اس عید اور شادی پہ لعنت — تیری اوس غوث بغدادی پر لعنت

یہہ قول سنی بیعقل و دین ہے

محبت کی یہی ہی کیا نشانی — محبت سی بدل یا کہہ زبانی

جواب باصواب مومنین سے

جو دل مین ہووے وسی اتا ہی لب پہ — جو کچھ ہی ظرف مین ٹپکی کا باہر

اگر منظور ہووی ای فلانی — کہ دیکھی تو مجنونکی نشانی

محرم مین چلا آ لکھنؤ مین — صدا شیونکی سن ماتم کی دہوم مین

نظر کر غور سی تو قتل کی روز — کہ روتی کسطرح سی ہین بہ دل سوز

ہر یک کے چشم سی دریا روان ہے — سحر سی شام تک آہ و فغان ہے

صدای وا حسینا ہر طرف ہے — کھولی ہین سر تکلف بر طرف ہے

گریبان چاک ہین کپڑی پہٹی ہین — غبار و خاک مین چہری اٹی ہین

حرام ان پر ہے اوس دن دانا پانی — انہین تا شام رونا یا رولانا

حسین ابن علی کی ہین عزادار — محب ہین آل احمد کی وفادار

یہہ رونا ہے ورد اور جان فشانی — صریحا ہی محبت کی نشانی

لکہا ہی احمد حنبل نی ای عزیز — تجہی لازم ہی کرنا اوسکا باور

کہ جو رویگا اس اندوہ و غم مین — خدا دیگا جگہہ اوسکو ارم مین

لکہا مسلم نی ہی اس غم مین گردون — لہو رویا گیا ہی ہو کے محزون

لکہا ابن حجر نی ہی یہہ مضمون — کہ گردون رات بہر رویا گیا خون

ہوئی جب صبح یہہ ظاہر ہوا سب — کہ سارے ظرف ہا ہین خون سی لبالب

غرض اس غم نی گردون کو رولایا — ولیکن غوث کو رونا نہ آیا

سمجہتا ہی لعین اس روز کو عید — لعین کرتی ہین اوس ملعون کی تقلید

اگر تو چاہی دیکہون دشمن آل — تو پہلی پہپ کا راہی ہو دجال

محرم مین کٹہر کا سفر کا — خوشی مین چین مین ہین دن بسر کر

وہان می عید عاشورہ کی یہہ دن — کہ زینت کرتی ہین سب وہانکی

عوض ماتم کی شادان مرد و زن ہین — بدل رونیکی مردم خندہ زن ہین

خوشی ہو ہو کی کہتی ہین روہیلے ہوئی فتح اوسکی ہم ہین جسکی چیلے

وہانکی عورتین کب روتیان ہین قطامہ ہند کی سب روتیان ہین

غرض انصاف کے جاسی فلانے کہ ظاہر ہی عداوت کی نشانے

یہہ قول سنی بےعقل و دین ہے

چھپاوے کو تو ہمسے مکر اپنا عدو ہی تو نبی کا ہم کنی جانا

نظاہر کو نباوے تو نباوے ہکا پاپیکا لیکن جہہ پراوے

جواب باصواب مومنین ہے

بنی کا ہی عدو تیرا بڑا پیر جو خوش ہوتا ہی روز قتل شبیر

جو پیرو اوسکے ہین اعدای دین ہین پیمبر کی وہ دشمن بالیقین ہین

کرین جو عید عاشورہ کو بیدین پیمبر کی سدا ہی اون پر لعن

سن ای سنی تو شورنی نہ بن جا سنبھل کر بات کر اتنا نہ گوہ کہا

عیوب عنوث ببدین مثلِ تعو ۔ نہ بلّی کی طرح گوہ کو چھپاتے
اگر ر کہتا عنی لفت او سی ۔ تو جا لعدا میں اور قبر تک
کیا لعدا دجسد سنی نادر ۔ بہت بہو کا تیر اعجب قادر
برا کہہ کی اہل حق کو تا ۔ برا کہوا یا جیلانی کوا
کیا جیسا غرض پسیا نتی ۔ مکا پاپکا تیری منہہ پر ایا

یہہ قول سنی سے عقل و دین ہے

سنو تم مسئلہ ہین اور وایے ۔ کہ جس سی انکی دین کی بنا ہے
لکھا جورو سی اغلام جایز ۔ ولی جو حیض سی ہو وہی عاجز

جواب باصواب مومنین ہے

غلط تقریر کرتا ہے بہ بدین ۔ نہین اہل تشیع کا یہہ آئین
کہ حایض سی کہین جایز ہی اغلام ۔ یہہ کہکر جھوٹ سچ دیتا ہی الزام

کتا بوسنی مگر ظاہر ہی یہہ بات | کہ ہی وطی دبر مین اختلافات
کیا بعضون نی حرمت کا اشارا | کتا بوسنی ہی ہوتا اشکارا
کیا بعضون نی بہر باس آیت | کہ جایز ہی ولیکن باکراہیت
مگر ہی یہہ کراہت مثل حرمت | غلیظہ اور شدیدہ ہین نہایت
نہین ای سنیو واقف تم آیا | کہ قران مین ہی انی شئتم آیا
بخاری کی سنی ہی تم نی تقریرا | کہ اس آیت کی کیا کرتا ہی تفسیر
روایت کی ہی یون ابن عمر سے | کہ یون کہتا تہا وہ ہر یک بشر سے
اس آیت مین جو انی شئتم آیا | خدا نی اسطرح سی ہی جتایا
کہ دو نور اہین تم عورتکی ازو | تمہین دونو طرح جایز ہی یارو
سنا تمنی یہہ ہی قول باطل | کہ ہی عقیدہ حکیم اک امام فاضل
وہ کہتا ہی یہہ قول سنا ہی | کہ وہ مرشد تمہارا واقعی ہی

نہیں ہی اِس امر مین احمد سی مسموع
کہ ہی وطی دبر جایز کہ ممنوع

قیاس اپنا مگر یہہ جانتا ہے
کہ یہہ بہی ہمکو جایز اور روا ہے

تمہاری ہی کتاب انساب مشہور
ہوا ہی اسطرح سی اوسمین مشہور

کہ مالک جو امام اپنا ہے
حلال اس فعل کو وہ جانتا ہے

سبب کیا تمکو اہل حق سی ضد کا
یہہ فتوی ہی تمہاری مجتہد کا

ہی تفسیر سیوطی مین یہہ مذکور
کہ ہی ابن انس مالک جو مشہور

کسی نی مسئلہ یہہ اوسی پوچہا
کہ ہی وطی دبر بہی جایز ایا

کہا کرتا ابہی تہا مین یہی شغل
فراغت کر کی کر ایا ہون مین شغل

کبیر فخر رازی ہی جو مشہور
ہی اوس تفسیر مین اسطرح مذکور

بیان کرتا ہی نافع یہہ روایت
عمر کی بیٹی سی کر کی حکایت

کہ یون کہتا تہا وہ منہم صحبت لیسے
کہ ہی اغلام جایز گر لیسے

بعض

یقین سی سچ کیا ابن عمر نی — سنا مادر سی ہو کا اوس پسر نی

کیا ہی فخر رازی نی یہہ تحریر — کہ احمد سی عمر کرتا تہا تقریر

کہ شب جورو کو اوندہا کری یکبار — ہوا مین پشت کی جانب الٹی اسوار

ہی تصنیف سیوطی د مشہور — ہوا ایلی سطر حسی اوسمین مذکور

ملیکہ کا پسر سیتہا ہوا تہا — کسی نی مسئلہ یہہ اوسی پوچہا

کہ ایا ہی دبر مین وطی جائز — کہا مین ابن سعادتکا ہوں فائز

مجہی شب کو ہوی شہوت زیادہ — کیا مین جاریہ سی یہہ ارادہ

دخول اس راہ مین تہا بسکہ دشوار — لگایا مین نی روغن ہو کی ناچار

یہہ قول سنی بی اب رہی

شرایع مین لکہی ہی یہہ روایت — کہ روزہ مین کوئی از راہ شہوت

لواطہ کر کری مرد سی باہم — بجا دی اوسکا روزہ کچہ نہین غم

جواب شیعیان نیک خو صیے

غلط نہی یہہ شرایع میں کہا ہی — خدا کی لعن او سپر ہر زمان ہے

شرایع کو سنگا کر دیکہتو یارو — بہلا ایک بہول لگتے جہوٹی کے یارو

مگر اس مسئلہ کی ہی یہہ تقریر — کیا ہی سنیو شیعہ نی تحریر

کہ ہونکی ملتقی جسبدم ختانین — ملین کی جسبکہڑی باہم ختانین

تو ہوکا روزہ مرد و زنکا باطل — اگر نہ نزل ہو یا ہو نہ منزل

مگر جب غیر فرج زن ہو مدخول — تو ہین یہاں مختلف اقوال منقول

یہہ ہی شرح وقایہ کی عبارت — ہین یون اہل سنن کو اشارت

کہ روزی میں ہو جسن کی شہوت — نہایت وطی کی ہو اسکو رغبت

سو ایسی فرج جو سوراخ پاوے — بہایم یا کہ میتہ کی چلاوے

کیا ہو نیں ہو بادہ ہو یا نر — لگی حیوانسی روزہ میں یہہ جو خر

اگر منزل تھوڑ کہتا ہو ایسا کہ   تو روزہ ہے صحیح اور کچھ نہین باک

فتاوی مین جو قاضی خان کا مشہور   بعینہ مین یہہ مضمون و سمین مسطور ہے

کہ میتہ سی کری کر وطی صایم   کری روزہ مین یا وطی بہایم

غرض جاوی بدون فرج جس راہ   بہو کار روزہ باطل ہ تو اکاہ

مگر یہہ شرط ہی منع ہی نہ منزل   وگر نہ روزہ ہوجاوےگا باطل

یہہ قول سنی ہی عقل و دین ہے

تردد سی جو وہ جورو کی مارے   یہہ انکی مقتدا لکھتے ہین سارے

جواب باصواب ہوتے ہین یہ

ذرا منصف ہو اے اہل تمرّد   تردد ہے ہو اجتکو تردد

جہان ہے بہی تردد کہہ صایم   جماع میتہ اور وطی بہایم

ہے منع کرنا تامل کیون نہین تو   یہہ کیا ٹہرا رہا ہے اے لعین تو

کیا شرح وقایہ کو کہہ بان کم · کبھی مت کر سکی ناپاک کج دم

ذرا اپنی گریبان میں تو منہہ ڈال · ذرا اپنی سکو نکلی منہہ میں گوہ داڑ

اگر جو مجتہد مالک ہی بابون · روا اعلام رکہتا ہی وہ ملعون

مگر یہہ شرط ہی تیرا ہو مملوک · لواطہ شوق سی کر اوسی بیت چوک

عمر کا پاس تہا اوسکو بہت · جو کی اعلام کی اوسنی اباحت

اگرچہ دہنگی ہی شیخ عطا · مگر یہہ کسن کی ہی مالک سی بیزار

بہت مالک کی کرتا ہی فضیح · کی اوسنی نظم میں اس طرح تصریح

کہ اپنی عہد کو رسوا نکر تو · ستمگر اپنی بدنامی سی ڈر تو

یہہ قول اوسنی بی عقل و دین سے

کتابی ہدایہ میں یعنی لکھا ہے · تجہی تو ماننا اوسکا بجا ہے

کہ جس لوطی نے ایسی کر اٹہی تو اعلام · ہوا ہی ایسی حرکت سی بہت نام

بگڑنا عقد ہمشیرہ سی اوسکی		کہ ہی وہ تیری سالی اسکو سُن لے

عجب نا تا دبر کا سے نکالا		تیرا دارین مین مہنہ ہووی کالا

تف ای کیدی با این کیش و این دین		کہ از تو میکند ابلیس نفرین

جواب باصواب مومنین سے

الا ای دوستان آل اصحاب		یہہ سُنی کس قدر ہوتی ہین کذاب

کوئی جا کر کہی اتنا تو اوسکو		کتاب وافیہ کہتی ہین کسکو

مصنف کون ہی اوسکا جتا نام		مدرس کون ہی اوسکا بتا نام

کتابون مین امامیہ کی بظاہر		نہین ہی وافیہ مردک نہ جہک مار

تہی تیری پیشوا بہی ساری ایسی		نہایت جہوٹی تہی وہ کیسی کیسی

مگر اس مسئلہ کی یہہ ہی تقریر		کتابون مین ہی اس صورت کی تحریر

ہوا ہی حکم یون شارع کا الحق		کری جنبی لواطہ کوئی احمق

نہ اوسکی ما بہن کو گھر مین ڈالے   بھلا سالی کا ہی کیا انو کر سیالے

نہین ہی شرع مین کچہہ عقل کو دخل   نہین احکام مین گنجایش عقل

خدا جانی کہ ہی یہان مصلحت کیا   تو ای کوئی نہ کہہ رشتا دبر کا

عجب کیا ہوئی یہہ شارع کو منظور   کہ غلط ہووے وہی اس حرمت کے منظور

کرین اس فعل سیتی تا لوگ نفرت   لواطہ کو نہ سمجھی سہل خلقت

غرض کافی ہی حکم شرع اشوم   سبب اس حکم کا کو ہونہ معلوم

یہہ توجیہات ہین مذہب مین تیرے   نہ یہ تخریجات ہین مشرب مین تیرے

ذرا شرح ہدایہ دیکھہ مقہور   رضائی مسئلو مین ہی یہہ مذکور

کہ یون فتوی بخاری نی دیا ہے   جو تیرا شیخ ہی اور پیشوا ہے

کہ ایکسنی کے بیتی ایک گا بیٹا   پیئین ایک گائی کا گر دودہ بکھیا

رضاع ان دو مین ثابت ہے لاریب   کہین گر عقد باہم ہی نہو عیب

کروں تیری طرح اب میں بھی گفتار   سناؤں وجہ اسکی تجکو ناچار

وہ لڑکی تھی اوس لونڈی کی ہمشیر   ہوئی بہای بہن پی کر یہ شیر

قباحت ماں نے لڑکی کی یہہ ائے   کہ وہ بہی بیل کی مادہ کہائے

وہ لونڈا بہی تو کوسا کہاتا   پتا یہاں دنکی کا سمنی بابا

کرے وہ شیعیو سنی کیون نہ جہگڑا   کہ جبکی ما کا ہووے بیل ہگڑا

یہی سفیان ثوریکا نسب ہے   مگر وہ خرسی کو ثوری لقب ہے

ہوا سی اہل حق پر معترض تو   خبر اپنی تو لی تو ای سیہ رو

یہہ ہی تفسیر رازی مین لطیفہ   کہ یون دیتا تہا فتوی بو حنیفہ

کہ کوئی اہل سنت ماں بہن سے   کرے گر عقد اور دن رات رہئے

نہ حد مارین اوس سنی کو زنہار   نہیں ہے مستحق حد کا وہ دین دار

تف ای ملعون تیرے مرشد پر لعنت   تیری اس مجتہد ملد پر لعنت

پہر اُس تفسیر مین لکہتا ہی رازی — بہت کہتی ہی جسکی دم درازی

یہہ فرماتا تہی تیرا ابو حنیفہ — کہ جسکی مدح ہی تیرا وظیفہ

کہ مغرب مین ہو زن مشرق مین شوہر — ملاقی ہو نہ اوس مادہ سی وہ نر

جنی بچہ پہم مین گر عورت یہہ فرزند — تو ہی اوس پر بہی شوہر کا فرزند

ذرا انصاف کر اے مرد سادہ — قباحت اسی کیا ہو گی زیادہ

ملاک بے مذہبی بالاصالت — مگر شیطان کی ہو گی نیابت

دیا نطفہ وہ کرتا ہو کا ہنڈے — وصول اسجا یہ کرتی ہو گی رنڈے

ہی کافوری فتاوی بیچ مشہور — ہوا ہی مسئلہ یہہ اوسمین مذکور

کہ جو شوہر ہو غایب اپنی زن سے — رہی کم دس برس اپنی وطن سے

نکاح ایک اور سی کر لی وہ جہٹ پٹ — جنی ہر سال بچہ ہوے بیٹ

جنی کی دوسرے سی جتنی فرزند — وہ ہونگی شوہر اول کی دلبند

ولہ

57

یہہ وارث اوسکی ہین یہہ باب اونکا   نہین کچہہ دو سکیان دعوا یہہ
غرض کیا کہین طرفہ ماجرا ہے   حرامی کیون نہون سنی کحا ہے
رسی کو دس برس سی سفر مین   تولد ہو پسر ہر سال گہر مین

یہہ قول سنے ہے عقل و دین سے

قبایح مین لکہون تیری کہان تک   غرض تو لعنتی ہی اسمین نہین شک

جواب باصواب مومنین سے

نشان ہی لعنتی کا ہونا کذاب   سو تو کاذب ہے ابہی سنی کے نشاب
خدا کی لعن ہے کاذب پہ صد بار   کلام اللہ سی ہوتا ہے ظاہر
اگر ہی فقہ کی جانب تو مایل   تو سن لے اپنی مذہب کے مسایل
امام اعظم وہ پیر ابو حنیفہ   کہ تہا سارے طالب دنیا جیفہ
یہہ فتوی ہی سبکو دیتا تہا وہ مقرر   شراب سب پیو تم غیر انگور

جہان اس مسئلہ کو جانتا ہے | وقایہ اور ہدایہ مین لکھا ہے

رسالہ ہی جو غزالی کا منقول | لکھا ہی اوسمین ہی بابون مجہول

نماز بوحنیفہ کا کچھہ احوال | باسناد اوسکی لاتا ہی اقوال

اگر بالکل سناؤن تجکو ای عزول | بہت اس نظم مین ہوجائیگا طول

سمجھتا تہا وہ بدائین کف نیت | دو برگ سبز جای ضمّ سورت

یہہ فتوی سبکو دیتا تہا وہ ناری | کہ ہی جائی سلام ایک گوز کافی

سمجھتا ہی منی کو شافعی پاک | روا شطرنج کو رکھتا ہی بیباک

زنا سی ہوئی پیدا جسکی دختر | روا ہی باپ بیٹی کا ہو شوہر

یہہ سب تفسیر رازی مین ہی مرقوم | کہ جسکا نام ہی عالم کو معلوم

تیرا ہی پیشوا مالک جو عامی | یہہ اوسکی خوبیان لکھتا جاجی

سگ و کرگ و حمار و گربہ و پیل | کلاغ و کرکس و بوم و ابابیل

ابو یوسف امام اوس عصر مین تہا — کہ اوسکا اون دنون جاری تہا فتوا

غرض ہارون نی اوسکو بلایا — جو اپنا درد دل تہا سب سنایا

دیا فتوا ابو یوسف نی اوسدم — کہ اوسکو شوق سی کہہ تو نہین غم

نہین ہی معتبر عورت کا کہنا — تو اوسکی بات پر ہرگز نہ رہنا

یہہ فتوی دی کیا جسوقت قاضی — تو ماں بیٹی ہوئی آپسمین راضی

قبایح مین لکہون تیری کہان تک — غرض تو لعنتی ہی کچہہ نہین شک

یہہ قول سنی بیعقل و دین ہی

تیری دین کی صفت وہ ہیگی اعلا — کہ جیسی ہی ضلالت تیری پیدا

نہین ہی معتمد تمہی جنہی حفظ قران — زبس ہی اوسپہ دل او شیطان

جواب باصواب مومنین سی

نہین ہی تو آدمی احمق تو ہی — عمر کی حافظہ کی کچہہ خبر ہی

ہوا تاریخ مین ہی اسطرح ذکر ۔ بقر کی حفظ کی اوس عمر کو تہی فکر

کیا بارہ برسمین حفظ سورا ۔ کہان تہا اوسکو مصحف یاد پورا

لکہی ہی فخر رازی نی جو تفسیر ۔ یہہ اوس تفسیر مین قصہ ہی تحریر

عمر نی بیٹہ کی خطبی کی یہہ گفتار ۔ نہ لین عورات سے ہتی مہر بسیار

جو ہوی مہر ازواج پیمبر ۔ ہمیشہ لین صداق اوسکی برابر

کیا جسنی زیادہ مہر حاصل ۔ وہ بیت المال مین ہوویگا داخل

زبردستی مین اوسی چہنین لونگا ۔ وہ میرا مال ہی کوڑی نہ دونگا

کہا ایک زن نی اوسدم سنکے بیتاب ۔ یہہ کیا کہتا ہی تو ای ابن خطاب

ذرا قرآن سی تو ہو خبردار ۔ وہ آیت دیکہ تو ہی جسمین قنطار

غرض شرمندگی سی جب الزام کہایا ۔ تو اوس بد حافظہ نی سر جہکایا

خدا نی ہمکو یہہ نعمت عطا کی ۔ تو کیون مانع ہی اسمین ابن خطابی

نہ کر قرآن کی برعکس فتوا رے — دی کو حق نے محبت لی ہمیشہ نہار

ہو جو بر زبان اسطرح جاری — عمر سی تڈیان افقہ تہین بسیار

بخاری مین لکھا ہی آسے رو — ذرا یہہ سنکی شرمندہ ہو تو

کہا ایک نے کہ یہان ملتا نہین آب — ہوا ہون مین جنب ای ابن الخطاب

یہہ فرمایا جواب مسئلہ بت — کہ ساقط ہی نکر پھر کر نماز آب

کہا عمار نی کیا کہتی ہو تم — پڑہا پہر ایہ حکم تیمم

ہوا شرمندہ یہہ سنکر وہ احمق — یہہ آیت تھی نہ اوسکو یاد مطلق

صحیحین اور حمیدی مین ہی لکھا — کہ بوادفی سی اکدن پوچھا تھا

نماز عید پڑہتی تھی جو احمد — پڑہا کرتی تھی کس سورہ کو احمد

ذرا منصف ہوا ای اہل صلالت — عمر کی حافظہ کی تھی یہہ حالت

تکلف کیا ہوا تو گرچہ حافظ — بہر صورت ہی سمجھی تو لافظ

بہت تو یہی ہین حق اللہ پہڑتے ‏ ‏ ہین آیات کلام اللہ پہڑتے

اگر تجسی تہی الو نی کیا یاد ‏ ‏ ہی بی معنی یہ بیش آدمی زاد

کرین کیون حفظ شیعہ اگلی قرانی ‏ ‏ کہ پہڑتی تہی یہہ تفسیر و معانی

مگر عمداً کسی شخص نی اسی سجہا ‏ ‏ کیا از بر کلام اللہ سارا

اگر تجہہ بی یقین کی دل مین شک ہو ‏ ‏ چلا آ لکہنؤ مین سن لی آ مرد ک

تیرا پہلی شخص سن لی اشتہارا ‏ ‏ پہر اونسی سن کلام اللہ سارا

یہہ قول سنی بیعقل و دین ہے

نبی کی علم باطن سی ‏ ‏ نہین ہی آج تک تجہسی کسی کا

اسی باعث تو قایل ہین ولی کا ‏ ‏ ہی منکر دل سی فیضان نبی کا

جواب شیعیان نیک خو ہے

غلط ہین قول سب سنی سجہا کے ‏ ‏ نہین منکر ہین شیعہ اولیا کے

60

ولی اللہ تھے سلمان و بوذر — یہہ رہتے ہین ثنا خوان اونکی اکثر

اویس اور حضرت عمار کو بھی — ولی اللہ کا کہتے ہین شیعہ

یہہ ہین بہلول دانا کی ثنا خوان — کہ خالق کا جسے حاصل تہا عرفان

جو ہین عارف یہہ ہین اون سبہی [illegible] — ولی تہا حق کا سید ابن طاوس

سے احمد اردبیلے حق کا عارف — کہ حاصل تہا جسے حقہ معارف

سے ابن بابویہ ایک حقکا طالب — کئی حل جسے عرفانی مطالب

یہہ ہین عارف ہمین انسے الفت — مگر کرتے ہین صوفیہ پر لعنت

او نہین عارف کہین کی [illegible] — جو اخوان الشیاطین ہین یہہ کار

ازان جملہ سے محی الدین بدذات — خصوص اوسکی سے تصنیف اور فتوحات

لکہا ہے قطب تہا سفیان کا بیٹا — امیر المومنین سے جو لڑ اٹہا

رقم کرتا ہے اوسکو قطب احمق — توکل سے ہی جسکا نام مشتق

جو تھا دشمن حسین ابن علی کا — عدو تھا بد کھرا ایسے ولی کا

کیا تھا ختم اوس ملعون نے یکبار — کہ کردین قبر کو حضرت کی ہموار

کرین دہقان ہمیشہ وہان زراعت — کری کوئی نہ حضرت کی زیارت

جو ایسا دشمن آل نبی ہو — لکھی ہیہ کو باطن قطب اوسکو

ولی کیونکر کہوں میں اوسکو آخر — ولی ہی وہ تو لعنت اوس ولی پر

ولی ہونے ہو نکا حب ہیہ دجال — تو پھر سنی نہوں کیون دشمن ال

سنو عرفان محی الدین کی تقریر — فصوص اپنی مین یون کرتا ہی تحریر

کہ تھی حوا مین اور ادم مین وحدت — کنفس واحدہ تھی اونکی حالت

جماع ادم نہ تھا جو اسی کرتا — جماع اوسکا مگر نفس خود تھا

عجب توحید ہی یہ استغفر اللہ — زرا اس بات سی بھی ہو تو اگاہ

کری قربت جو زن سی یار جاکے — تو گویا اوسنی اپنی آپ پاکے

یہہ پیر اہل سنت کی ہی تقریر · اوسی عارف سمجھتے ہین یہہ پیر

ہی انکا پیر ایک معروف کرخی · کہ کرتی ہین بہت تعریف اوسکی

یہہ لکھتا ہی فریدالدین عطار · ہوا جس روز وہ مردود فی النار

یہودی کہتے تہی ہم مین سے تہا یہہ · کہا گبرون نے تہا اپنا سگا یہہ

جو ترسا تہی پکاری تہا یہہ ایسا · نصاری نی کہا یہہ یار ہی تہا

مسلمان کہتے تہی تہا یہہ مسلمان · غرض تہا اوسکا غارت عقول المیان

نہ وہ دین کا جسکی ٹہکانا · اوسی عارف لعین تو نی ہی جانا

یہہ سنی کہتی ہین ڈہونڈو ان تو · کہ عارف جسکی غارت عقول ہین تو

ہی انکا اور ایک پیر طریقت · کہ وہ شبلی لعین ہی فی حقیقت

بہت کرتی ہین سنی اوسکی تعریف · فریدالدین نے کی ہی اوسکی تصنیف

لکھی ہی اوسکی یہہ طرفہ کرامت · گئی دن رات وہ تا چاہ گشت

تلی ٹیڑونکی یہہ کرتہا مُو مُو — شجر پر فاختہ کرتی تہی کُو کُو

رہا جبتک کہ اس قاص گوش جو — موئی وہ فاختہ پر کر نہ خاموش

درختوں پر تہا اودہر بڑے گر فر — اودہر کاتا تہا یہہ مردود بڑے ہمر

غرض خر پا کا ایسا سانک لایا — کہ اوس مرغی نے مرغونکو تہکایا

رہ عرفا بسی یہہ مردود آئے ہے — کہ مرغا فاختہ الوکی دم ہے

ہین جیتنے عارف انکی سنخری ہین — ہنسا نیکو یہہ بہانڈ و نسی پر بہی ہین

بڑا عارف ہے انکا غوث اعظم — مجسم حق کو سمجہا وہ اظلم

لعین جنبلی مذہب ہے مردود — عیان ہے کفر اوسکا مثل نمرود

کیا کرتا تہا عاشورہ کو وہ عید — یزید و شمر کی کرتا تہا تقلید

یہہ عنبہ مین رقم کرتا ہی مہمل — کہ تہا شبیر سی بوبکر افضل

خلیفہ ابن بوسفیان کو سمجہا — لکہا ہی وہ خلیفہ پانچواں تہا

سمجھتا عایشہ کو ہی یہہ اجہل کہ ساری عورتون سی تہی وہ افضل

جو دشمن ہوئی ال مصطفی کا وہ فارسینو مومنین نہی کہتا

یہہ قول سنی بیعقل و دین ہے

تیری سب مجتہد کاذب ہین بیشک حرامی علی کو نی ہین بدرگ

جواب باصواب مومنین ہے

تو ہی کذاب ہمکو غم نہین ہے یہہ جرسی یہہ کلمہ کم نہین ہے

عمر کرتا تہا پیغمبر کو بدنام لگا تو عالمونکو دینی دشنام

جو وارث ہین علوم مصطفی کے وہ پیرو ہین رسول مجتبی کے

یہہ کیا بکتا ہی ای اہل حسد تو برا کہنی لگا کیون نبی کی سید تو

میان یہ عکس تو کرتا ہی تقریر کہ تہی کونی حرامی تیری سیت پر

دلیل اثبات کی تجکو چہتا ان کتاب المؤمنین تیری لکہا دیکہا

کرو منین تم پہلے تو کاذب کی تحقیق — عمر پر ہوتی ہی کاذب کی تطبیق

رقم کرتا ہی مسلم ای سب یہ کار — عمر کہتا تھا حیدر سی بہت تکرار

ہمین تم خاین و کاذب سمجھتے ہو — یقینا غادر و غاصب سمجھتے ہو

علی ساکت ہوئے سنکر یہ گفتار — خموشی سی عیان ہوتا ہی اقرار

عمر بو بکر جب کاذب ہوئے ان ہی سی — تو ان سی جھوٹ بولین پھر نہ کیونکر

فقط کاذب نہ تھے ہی غدار بھی تھے — وہ دونو خاین و مکار بھی تھے

پر ہی گو نبی کی اب باقی جو تحقیق — عمر پر اوسکی بھی ہوتی نہیں تطبیق

سعد افلح سی کروا تا تھا اعلام — نہ تھا بن اوسکی اکیدم اوسکو آرام

تیرا مرشد جلال الدین سیوطی — کہ ہی قاموس و قانون کا محشی

یہہ لکھتا حاشیہ مین ہی کہ مرد — عمر کو علت ابنا تھی کی شک

نہ جز ما عو الله رجال ابنکی وہ وا — دبر اوسکی ذکر سی اشنا تھے

پہ خلفہ

خلیفہ جب کہ ایسا ہوئی گونی — جو سنی بہی مراوین کیا زتونی

مرا دل کہول کر اکبا خطر سامی — مرا نا سنت ملعون عمر ز شامی

مرا تو شوق سی دن رات ماں بوان — مگر اورونکو لی نی مر نہ ملعون

حرامی سی کرون اب تجکو آگاہ — وہ تیرا مجتہد مالک سے گمراہ

حرامی شافعی کو بہی سمجہ تو — کہ ہی جائز نہیں وہ بہی اسیرو

ہی ابراہیم شارح مختصر کا — کہ ہی وہ مالکی پیرو عمر کا

یہہ اوسکا قول ہی ابن جابر کا فی — کہ مدت حمل کی ہی اختلافی

کہ مالک پیٹ مین تہا مانگی کب تک — رقم کرتا ہی پہر اقوال مرد ک

خلاصہ ہی یہہ قول واقدی کا — سہ سالہ رحم مین مالک بہا تہا

یہی مدت رقم کرتا ہی صحاک — اور ابن خلکان مرد بودنا پاک

روایت پہر رقم کرتا ہی مرد — کہ مالک رحم تہا دو برس تک

کرون اب شافعی کا حال مرقوم ‏ حقیقت اسکی ہی ہو تجکو معلوم

کہ صفدی ایک عالم شافعی ہے ‏ محب شافعی وہ واقعی ہے

یہہ حق مین شافعی کی لکہہ گیا ہے ‏ کہ وہ چوتہی برس پیدا ہوا ہے

ذرا انصاف کر گر تو ہی سچا ‏ یہہ تہا انسان یا گینڈیکا بچا

جو ہی انسان کا نطفہ ای کمینے ‏ رہی کا رحم مین تو دس مہینے

سمجہہ مین نہی تیری واللہ خا ہے ‏ کہ تہی یہہ دونو سی شبہہ جرا ہے

خلاف عقل و عادات ہی یہہ تقریر ‏ کہ برسون رحم مین ساکن تہی یہہ پیر

کہی گینڈ ایکا نطفہ تہی تو سچ ہے ‏ تجہی البتہ ان دونو کی بیچ ہے

نکالا کرتی ہونگی دونو یہہ جو ‏ جہنہ اپنی فرج سی مادر باہر

کہ کہا ہوی پیٹ بہر کر گہاس دانا ‏ تو ہوین پیٹ کی اندر توانا

ترا ایک اور مرشد سی جرا ہے ‏ کہ ہی وہ ابن بو سفیان کا شاہے

کلہ

621

نکلتی پیٹھ سی منونکی یہہ شیطان   فلانی بیٹھتی مو کی مانگی بہران

مثالب مین رقم کرتا ہی کلبی   کہ ماں تہی ہند اوسکی با آزادی

فسانہ مون پہ مرتی تہی وہ قحبہ   زنا دن رات کرتی تہی وہ قحبہ

مگر بچہ جو کالا جنتے تہے وہ   نہ جیتا چہوڑتی تہی اوسکی جڈّو

کیا جب چار نی منہ اوسی کالا   ہوئی بہت حاملہ کرکی چہنالا

بنا ہی چار کی نطفہ سی ناری   ہوا تہا جب تو گیدی چار یاری

پدر ہی ایک تو عمّار اوسکا   مسافر دوسرا ہی اوسکا بابا

پدر ہی تیسرا اس بچیا کا   ابو سفیان وہ دشمن مصطفی کا

پدر چوتہا جو تہا اوسکا سیہ فام   مغنی بو الصلاح اوس حر کا نام

ملی جب ہند سی چاروں یہہ اشرار   عجب جمنسہ ہوا اوسوقت تیار

خما سی اصل تہری اس شقی کی   نہوں کیوں اسمین پانچون عیب شیعی

ہوا ہی مستزاد خمسہ یہہ حنیفہ | کہ تھی بیت اللطف میں اوسکی مادر
یہہ شش حرفی جو ہی اسم اوسکا را | ہوا ہی جہہ لعینونکا اشارا
عمر کا بھی نسب لکھتا ہی کلبی | کہ ہاشم کی تھی ایک صحاک لونڈی
حبش سی آئی تھی وہ کاکی نکھی | تھی حاصر باشنہ نہنبون کی رکہی
ٹھرا ابن زباح اگر شب وہ آوسی | ہوا جد عمر پیدا ابت آوسی
غرض رسوا کیا تونی عمر کو | سی کھلوائی بہت تیرا برا ہو
علی کی ہیں عدو جو جو کہ مردک | حرامی ہیں زنا زادی ہیں پیشک
ہوا جو دشمن آل پیمبر | وہ نطفہ ہی زنا کا کر تو باور

یہہ قول ہی خلاف عقل و دین میں

ٹرا مرغا کلنگ ایک سی کلنی | تو جسک کی سامنی مرغی ہی تٹنی
اگرچہ تیرا اونکا جوڑ گب سی | ولیکن دونونکا ایک نسب ہی

دیکہ

65

دیک کر ایک تو جفتی کو کہائے — سعادت جانکر اوسنی مرائے

عجب جنگی و زنگی ہو کی پیدا — کہ ہووین شیرازی و چیپ چینہ شیدا

پہر اونکی کہا نیکو جلد بسی ہوئے — ہنکالی از نصر الدین طوسی

اگر میرن لگی تجہسی یکایک — کہ ہی وہ سبزواری مرغ بی شک

پہر اوسکی انڈو لمیں کم لکہ پہرائے — او بہنین نوروز میں جا کر لڑائے

تو اونسی خوب ہی جیکا بارے — تیری دنیدا رہونگی تجہسی آخر

جواب باصواب مومنین سے

تیرا سر قول ای ملعون دسے — اذان مرغ موجود یوہی کب سنے

تجہی سی مرغبازی یاد سائے — کہ تیری مرغبازون نی ہی مارے

تو سی قاضی کا بیضا ایک گندا — تو ایک مرغا سی دلبا زیر بندا

جلال الدین سی جلا لہ گر کنات — لگا قاضی کا جوہا اوسکی تو سات

گرگ موئی تو گردی ناک مین بڑ — جو قاضی دیوی حیضا اور بہتر

تو اوس حیضی کو چہپا سکی لنگہ — بخاری مین او اپنی اوڑہنا رکہہ

کہلا دو تونکو وہان لیجا کی حنیفہ — گڑا جس جا ہی تیرا ابو حنیفہ لعم

ہگی ہی فوج وہان ناد رگی تیرا — بہت سی کرم اوس جا اور ہیون کہات

مگر کہا کہا کہہ سو کا جو سنڈا — تو کردیونگا دمیلا تیرا انڈا

اگر قاضی سی تو کہا و بنکا خفتے — تو پہر خنکنی تیری مونہہ ونیکی مقعتے

تیرا ایک پیشوا سی ابن جوبر زے — مقرر اوسکی ماسونکی جوزے

اصالت تیری قایل ہین ہم سبہی — تو ہی شیعہ کا دلبا ای بہت کم

ہی تیری ما اصیل او رباب کہاکس — سوا ہی جب تجے تو لمنڈ نیک سارس

ہی نطفہ چار کا تو ای شلانی — ڑا پانی مین اچہا چار پانی

مگر اب مینچی تو ای لگانے — ہزاروں اوچہرتن کہانی لگانے

نی

تیری ڈبی مین شیرازی ہی موجود — کہ ہی علامہ وہ شیرازی مردود

وہ پہر ہی شیخ سعدی ہی ہو بسکہ یادہ — لکی جو بڑا تبحی ہمون زیادہ

عجب الو کی تیتھی ہمو نکی بیدا — کہ ہو کا اون پرکو اجعد شیدا

نہ چپ چاپ نا اکر ہی ہو جو بسی — تو شیرازیسی جفتی کہا جہت سی

حسن ایک یاسن تری بصری کی نبی — کہ حسن سی رابعہ مادہ لکی نبی

جرائی پر لکا کرا ونکو گر دو میت — کرین تا منہ کی آونر عورت کی بیت

اوڑ اون پہر نہ دی ایک آن چہٹنی — بنا بی رابعہ بصری کو کتنی

سی نفتا زانی ایک نفتا زادہ — کہ مادہ سی تیری جفتی ہی نہ ڈالنی

وجو کن ہی مکر کو شست رو سی — تیرا جہرہ سیہ ہی زشت رو سی

پہن کر کیروی کپڑی ہو پر فن — لگی ہی تیرنی جو ن لال جوکن

کرآنکلی یہان حضرت کہا ری — تو کر بیٹھین کی جو کن سیر سوا ری

بهرا شبلی دم حبیب کی ہا تو تیری فاختہ بولی کی کوکو

اب ایک بند رہی لی لی ہو کہ ہی بو بکر سا بکرا تری پاس

خر رازی جو ہی شیطان کا سالا سوار اوس پہ تو ہو مونکر کی کالا

تیرا ابن جمیع ایک ہی حجاجے ہزاروں کا ہی وہ لطفہ حرامے

مفسر ثعلبی تیرا ہی احمق کہ ہی وہ حقنہ الثعلب سی مشتق

غزالی کو جو دی تو اپنی خالا تو حالا لارادے بیدا ہو غزالہ

محدث کہہ نہ محدث ترمذی ہے کہ جو سی جنسی لا کھوں کی مذی ہے

بخارا یا بخاریکو مہر لکا صحیح اب وسکو تو کینو مکر کر لکا

یہہ قول سنی بی ابرو سے

بجهی اپنی عقاید سی ہی خفت کبهی اپنی نہین ہی تجکو غیرت

عدو ہین رفض و خفت کی برابر ، زرا تو ہو تخیل تو اور شسدر

عزو جلی

67

عدد سنی کی او حب علی کے مساوی ہین کنالی جا سی زے

جواب شیعیان نیک خو سے

عدد مین نیک و بد کو ہوون برابر اسی حجت سمجہہ مت ای محمد نیدر

سپیدی سی سیاہی ہم عدد سے تو ای سنی نہایت کی خرد سے

اگر ہی شوق استخراج اعداد تو یہہ مشہور لفظین سن کی ہو شاد

نفاق و منکر و خاین کو پہچان ابو بکر و عمر ہی او عثمان

بحق کو کن علی سی ہم عدد ہے عبث دلمین تیری بغض و حسد ہے

یہہ لفظین ہین قدیمی ای سیہ رو نئی لفظون سی بہی کاہ ہو تو

ذرا واقف ہوا اصحاب مین سے وہ اصحاب علی ہیں کن لعین سے

تو ای سنی نہایت بو الہوس ہے ذرا گنتی تو کر سنی مگس ہے

کہان حب علی سنی کو ای خر قبیح و ننگ سنی ہین برابر

کلنک ہور سنّی ای احمق ہیں یکسان — کلینی پر عبث کرتا ہی بہتان

اگر ہی جا ترے یاری دشمن آل — تو ہی طمّاع سنّی جلد گن ڈال

اگر سنّی کو کہی کینہ کو رانی — تو ہرگز کچہ نہیں آمین بولنی

ابوبکر ای لعین گر بد کہری ہی — تو تا منجا رای مرتد عمر ہی

عمر کی وصف کر دون کچہ جالی — ہی مرودی و کفر کردہ مالی

عمر کا وصف مرودی جو بہرا — تو پہر عثمان ہوی کیون ترسا

ملا عثمان کو یا لعل تو کہہ — حرامی اور حنیر ہی برابر

منی اور حنبلی کو گن کہ خوش ہو — سمجہ کتیّ کا بچا ساپ شافعی کو

ہی شبلی پیشم اور حلاج باطل — نہ رہ تو خو ہیو سنی انکی جاہل

تیرا مرشد جو محیّ الدین شقی ہی — عدو او کی تو گن لی ناصبی ہی

یہہ گنتی بہی ہیں تو سو کی تجکو معلوم — کنہ نکالان ہی ینہ مولوی روم

بعض

لعین سنی بوحنیفہ کو ملا لے — الف آخر لعین کی ایک پھڑا ہے

یہہ قول سنی بے عقل و دین ہے

بس اسی سنی تو اب خاموش رہیے — نصایح اس سی زیادہ انسی مت کہیے

جواب با صواب مومنین ہے

اری سنی نہ کیونکر ہوو خاموش — لیا شیعہ نی تجکو زیر تیغ تا گوش

ہوی بو بکر پر جس وقت ہتکار — تیری منہ پر لگی ایک ڈیڑ سی نیزار

کہی شیعہ نی جب لعنت عمر پر — جڑی ایک ہول گو با تیری سر پر

کیا شیعہ نی تو جب حکایت طعن — وہاں تیری ثلاثہ پر ہوی لعن

ہوا اپنی کہی سی منفعل تو — ہوا اپنی و سنی بہی اپنی خجل تو

جہنم میں تو جب جاویگا اول — لگا دین کی جھوڑ تجسی نشتوان ناشناس

محب تہرا علی کا نہ عمر کا — ہوا ملعون او دیر کا نہ ادہر کا

یہہ قول سنی بیعقل و دین کا ہے

سبب کیا ہے انہن کی یہہ ملعونوا ہے
نہین جاتی ہی کوی سیاہی

جواب باصواب مومنین کا ہے

خلیفہ ہین جو تینون تیری غدّار
ہی اونکی شان مین یہہ بیت صادر

رہی برسون نبی پیغمبر کے ہمراہ
مصاحب شیر کے ہو جیسی روباہ

مگر ایمان کب لاتی تہی نافق
جبی جب تک ہی موذی منافق

و ملعون یکمان گستاخی دم تہے
رہی ٹہری ہی کب ہوتی ہین سیدہے

انہین کی حق مین ہی مصرع سعدی کا
کہ نتوان رفت از زنگی سیاہی

تبار زنگی کا ہو کا تجکو معلوم
کہ سابق مین کیا ہی تم ہی مرقوم

کہ ایک لونڈی تہی حبش کا آزاد
عمر مردو لکی تہی دادی

مثالب مین یہہ ہی کلبی کی تحریر
جو ہی اہل تسنن کا بڑا پیر

مگر لکھتی ہیں یوں نساب شیعے
کہ تھی ہاشم کی ایک صحاکہ لونڈی

وہ حبشن تھی نہایت شوخ و بیباک
بہت ترار گرما گرم چالاک

نہایت خوش بدن تھی اوسکی مستی
و کالی ناگنی تھی سبکو ڈستی

نظر آیا جو اوسکا شوخ دیدا
ہشام ابن مغیرہ نی خریدا

زبس گرمی تھی ہر ایک شی کی وہ گرمی
پہنائی اوسکو ایک شلوار چرمی

زناسے تا رہی وہ مست محفوظ
رہی زندوسنی اوسکی نسب محفوظ

لنگوٹا اوسکی نار میں لگا کر
ہمیشہ مہر کر دیتا تھا اوپر

کبھی تھا قفل نار میں لگاتا
غرض زندوسنی تھا اوسکو بچاتا

گئی ایک دن جو وہ دنبی چرانے
تو قفل اوسنے لگا آنکھیں لڑانے

قریشوں کا وہ تھا مملوک بابات
لگا صحاک سے کرنی اشارات

کہا ضحاک نی لاچار ہوں میں
کہ پہنی چرم کی شلوار تن میں

نہیں تو عدد مین تجسسی نہ کرتے — ابھی یہان بی تکلف لیتے جاتے

نقیبان رو بیے کی بہیہ تدبیر — مدد شیطان کی سو بھی بہیہ تدبیر

کہ لنگا کر شحر مین اوسکو یکبار — اوتاری کہنچ کر اسکی شلوار

ہوا اوس دن سی اوسکا یہ تو معمول — کہ وہ ضحاک سی تہا تہا مشغول

رکہا یا ہٹ آخر ہوی شیدا — ہوا ضحاک سی خطا بیدا

ہوا ایل جوان جب دم وہ پیٹتا — لگا مادر سی ہر دم کرنی ٹہٹا

سرین دیکھی جب اوسکی ہوئی اٹہ — تو ہر دم بچھاوی اور کو لٹی

غرض ایک روز ہو بیٹہا اسیوا — کیا ضحاک نی بہی کچہ نہ انکار

چڑہا ضحاک پر اس طرح وہ خر — چڑی بکری یکا بچپا جسی تن پر

ہوئی جب حاملہ بیٹی سی ضحاک — جنی وہ زانیہ ایک دختر ناپاک

اوسی گہوری پہ جن کرتا بنائے — ہشام ابن مغیرہ نی وہ پائی

70

رکہا لیجا کی اوسکا خاتمہ نام ہوی پل کر یہی جب وہ فام

کیا خطاب نے یہہ اوسکی کالا اکیلا پاکی اوسکو توڑ ڈالا

ہوئی استن اخر وہ ہویدا ہوی حضرت عمر تب اوسی سے پیدا

یہہ قول سنی بیعقل و بیدین کا ہے

تو اب خاموش ہو نام خدا لے اور اونکو کردی شیطانکی حوالے

جواب باصواب مومنین کا ہے

خدا کا نام کیسا لیگا تو مردود تیرا اللہ ہی جو شیٔ ہی موجود

عقیدہ جب تیرا ٹہرا ہمہ اوست تو لازم ہی کہ شیطانکی بہی ہو دوست

غزالی ہی تیرا مرشد جو مہمل سمجھتا ہے اوسی ہو سبہی سی اکمل

ولی شیطان کو سمجھا ہے فقیہ ملحد لکہا ہی اہل توحید کا ہی سید

اگر ہو دوست خدا کی جانب ہی تو مایل دوی کا کس لئی ہی تو قایل

تو اوس شیطان سیتی واقف ہیو ززانی
نیز ابوبکر تہا جسکی جوانی

ہوا ہی اسطرح طبری میں مذکور
حدیثین بہی ہین اس مضمونکی منظور

خلیفہ جب ہوا ابوبکر فاسق
انیسلونی لگا کہنی منافق

یہہ کہتا تہا ہر ایک سی آشکارا
ہوا ہوں گرچہ میں والی تمہارا

ولیکن میں نہیں تم سب سی بہتر
کہتا ہوں بظاہر گرچہ بہتر

کرو ان جب راستی سینی رفتار
اطاعت سی کرو میری نہ انکار

ولیکن آؤ میں جب کجی پر
نہیں واجب اطاعت تب کسی پر

مجہی اوسوقت راہ راست دکہلاؤ
جو بہتر جانتی ہو مجکو سکہلاؤ

ہی ایک شیطان میری سر پہ اتا
کہ وہ مجکو ہمیشہ ہی ستاتا

مجہی جسوقت تم دیکہو غضبناک
ذرا ہج کہلنا ای اہل ادراک

غرض یو بکر شیطان کا کدہا تہا
سوا ر دینی مین اچہا سدہا تہا

سوار ابلیس اور بو بکر خر آئے — تو اے سنی وسی خر کا نفر ہے
تو اب خاموش ہو وہ دم ہلائے — ہوئے تم دو نو شیطان کے حوالے

یہہ قول سنی بے آب رو ہے

سنا ہاتف نے جب مضموں سنایا — رکھا تب سیف قاطع نام اوسکا

جواب شیعیان نیک خو ہے

کہان تو اور کہان ہاتف نہ جھنک مار — ہوا ہے قدرسی واقف نہ جھنک مار
ارے ملعون نکر ہاتف پہ بہتان — مگر ہو گا وہ بہائی شیطان
تجھے ہے آل احمد سے عداوت — کیا کرتا ہے ہاتف تجھ پہ لعنت
جب اپنی مثنوی بھیجی باتمام — ہوئے مشہور سنگر خاص او عام
ہوئے غمگین و شرمندہ نواصب — کہ شیعہ سنیوں پر آئے غالب
ہوا اس نظم سے جا ہاتف جو آگاہ — صدا آنے لگی کرو سنی ناداں

کہی تاریخ تو خورشید طالع ۱۲۱۳

مگر ہی نام اوسکا برق لامع

[illegible]

تمام شد کتاب برق لامع در رد سیف قاطع بتاریخ دویم شہر صفر

۱۲۱۳ ہجری النبوی صلعم

روز پنجشنبہ بانصرام

رسید

ہر کہ خواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندۂ گنہگارم

برای خاطر عاطر بیاری صاحب مکرمہ معظمہ فقیر الحقیر محمد [illegible] خان تحریر نمود